



کَلَامُ الْعَافِيَةِ عَلَى كُلِّ مَسْأَلَةٍ وَاسْمَةٍ



بَشْرِي الْكَثِيْبِيْلَقَا حَبِيْب
رَسَالَةِ احْمَدِيْب

مؤلفه

علامه جلال الدين سيوطي رحمه الله عليه



اداره عثمانيه سوادا غظم حكييت لا هو

اہل ایمان کی موت کی افضلیت اور بعد الممات درجات
و منازل، مراتب و کمالات پر بے مثل تالیف

بشری الکئیب بلقاء الحبيب

مع تہجد باسمہ تاریخی

ریاض المنیب بانعام اللیب

۱۳۰۵ھ ۸۳

المعروف بہا



رِیاضِ رَحِیْبِ

مؤلفہ

حضرت الامام علامہ حلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ

مترجمہ

فاضل جلیل مفتی حکیم سید غلام معین الدین صاحب تعلیمی دامت برکاتہم

ناشر

ادارہ تعلیمیہ رضویہ "سواد غلام لال گھوہ، موجی گیٹ لاہور

مطبوعہ تعلیمی پرنٹنگ پریس لاہور

قیمت (۵۷ پیسے) بارہ آنے

باردوم

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

قال الشيخ الامام العالم العلامة المحقق المدقق النجاشي الرحلة الفصيح
خطيب الخطباء افضل البلغاء اوجد الاوان واغجوبة الزمان صدق المدعيين
ولسان المتكلمين حجة الناظرين قاصر المبتدئين عين عيون الزمان حافظ
عصره كان جلال الدين عبد الرحمن السيوطي الشافعي سقى الله
قبره صوب الرحمة والرضوان ونفعنا والمسلمين ببركته و
ببركات علومه في الدنيا والاخرة آمين بحاجه محمد وآله اجمعين
الحمد لله وكفى وسام على عباده الذين اصطفى هذا كتاب
سميته لبشرى الكتيب ببقاء الحبيب لخصته من كتابي الكبير الذي
ألفت في احوال البرزخ قصرته على البشرى بها يلقاه المؤمن
عند موته وفي قبره من التكريم والترحيب وبالله التوفيق -

ذكر فضل الموت وانه خير من الحياة

اخرج ابن المبارك في الزهد وابن الدرداء في ذكر الموت
والطبراني في معجزة الكبير والحاكم في المستدرک عن عبد الله بن عمر
قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم تحفة المؤمن الموت واخرج
الديلمي في مسند الفردوس عن الحسن بن علي ان رسول الله صلى الله
عليه وسلم قال الموت راحة المؤمن واخرج ايضا عن عائشة رضي الله عنها
قالت قال رسول الله صلى الله عليه وسلم الموت غنيمة المؤمن و
اخرج احمد بن حنبل في مسنده وسعيد ابن منصور في سننه ليسند صحيح

بسم اللہ الرحمن الرحیم : تحفہ و فضل علی حبیبہ الکریم
 محمد اللہ و کفی و سلام علی عبادہ الذین اصطفى اما بعد! بری یہ کتاب
 جس کا نام "بشری الکلیب بلقاء الحبیب" یعنی شکستہ حالوں کیلئے محبوب سے ملنے کی
 بشارت ہے۔ دراصل میری اس عظیم و کبیر کتاب کا یہ خلاصہ ہے جسے میں نے
 احوال بروزخ میں تالیف کیا تھا، اُن میں سے میں نے صرف اُن بشارات کو منتخب
 کر لیا ہے جنہیں مسلمان کے مرنے اور اسے قبر میں دفن کرنے کے وقت اللہ تعالیٰ
 کی جانب سے انعام و اکرام اور لطف و فضل ہونے کا بیان ہے۔ وہاں اللہ التوفیق

موت زندگی سے افضل ہے

ابن المبارک "الزہد" میں ابن ابی الدرداء ذکر موت میں، طبرانی "معجم کبیر میں
 اور حاکم "المستدرک" میں بروایت حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت
 کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، مسلمان کا تحفہ موت ہے۔
 اور ولیمی "مسند الفردوس" میں بروایت امام حسین بن علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہما
 نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "موت مسلمان کیلئے خوشبودار پھول ہے
 اور اسی میں اُم المؤمنین سیدتنا عائشہ صدیقہ سے مروی ہے کہ انھوں نے فرمایا
 کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے، مسلمان کے لیے موت غنیمت ہے
 اور امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ اپنی "مسند" میں، اور سعید ابن منصور اپنی "تسنین" میں
 بسند صحیح، محمود بن لبید سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
 بنی آدم موت کو ناپسند کرتا ہے حالانکہ موت فتنہ سے بہتر ہے۔ اور ابن المبارک "الزہد"
 میں، طبرانی "الکبیر" میں بروایت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ، نبی کریم صلی اللہ
 علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ دنیا مسلمان کا قید خانہ اور عمل کی جگہ ہے، پھر حبیب

عن محمود بن البعيد أن النبي صلى الله عليه وسلم قال يكره ابن آدم الموت
والموت خير له من الفتنة وأخرج ابن المبارك في الزهد والطبراني
في الكبير عن عبد الله بن عمر بن العاص عن النبي صلى الله عليه وسلم
الدينيا سجن المؤمن وسنته فإذا فارق الدنيا فارق السجن والسنة
وأخرج ابن المبارك عن عبد الله بن عمرو قال الدنيا جنة الكافر وسجن
المؤمن وإنما مثل المؤمن حين تخرج نفسه كمثل رجل كان في سجن
فأخرج منه فجعل يتقلب في الأرض ويتفسم فيها وأخرج ابن أبي شيبة
في المصنف عن عبد الله بن عمرو قال الدينيا سجن المؤمن فإذا مات تخلص
سريه ليسرح حيث يشاء وأخرج ابن أبي شيبة والطبراني عن ابن مسعود
قال الموت تحفة لكل مسلم وأخرج أبو نعيم عن النضر قال قال رسول الله
صلى الله عليه وسلم الموت كفارة لكل مسلم وأخرج ابن المبارك
وابن أبي شيبة عن الربيع بن خثيم قال ما من غائب ينتظره المؤمن خير له
من الموت وأخرج ابن المبارك عن مالك بن مغسول قال بلغني أن كاول
سهرديد خل على المؤمن الموت لما يرى من كرامة الله تعالى وإقابه
وأخرج أحمد في الزهد عن ابن مسعود قال ليس للمؤمن راحة دون
لقاء الله وأخرج سعيد بن منصور في سننه وابن جرير في تفسيره
عن الدرداء رضي الله تعالى عنه قال ما من مؤمن إلا والموت خير له
فمن لم يصدقني فإن الله تعالى يقول وما عند الله خير إلا لبرار ولا تحسبن
الذين كفروا وإنما نملئ لهم خير الآتية وأخرج عبد الرزاق في تفسيره
وابن أبي شيبة والطبراني والحاكم عن ابن مسعود قال ما من بر ولا فاجر
إلا والموت خير له من الحياة إن كان برا فقد قال الله تعالى وما عند الله
خير إلا لبرار وإن كان فاجرا فقد قال الله تعالى ولا تحسبن الذين كفروا

وہ اس سے جُنا ہو جاتا ہے، تو وہ قید و عمل سے رستگاری پالیتا ہے۔ اور ابن المبارک
 بروایت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ نقل کرتے ہیں کہ حضور نے فرمایا، دُنیا کافر کی جنت
 اور مومن کا قید خانہ ہے، اس دنیا سے مومن کے رخصت ہونے کی مثال ایسی ہے
 جیسے کسی کو قید خانہ سے نکال دیا جاتا ہے، اور پھر وہ زمین پر پھرتے اور اُس میں آزاد
 سیر کرے۔ اور ابن ابی شیبہ اپنی تصنیف میں بروایت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ
 نقل کرتے ہیں کہ حضور نے فرمایا، دنیا مسلمان کا قید خانہ ہے، پھر جب وہ مر جائے
 تو بند جگہ (سورخ) سے نکل جاتا ہے، اور جہاں چاہتا ہے آسانی سے پھر سکتا ہے
 اور ابن ابی شیبہ، اور طبرانی بروایت ابن مسعود رضی اللہ عنہ نقل کرتے ہیں کہ حضور
 نے فرمایا، موت ہر مسلمان کے لیے تحفہ ہے۔ اور ابو نعیم بروایت حضرت انس رضی اللہ
 عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، ہر مسلمان کیلئے موت کفارہ ہے
 اور ابن المبارک، اور ابن ابی شیبہ بروایت ربیع بن خثیم نقل کرتے ہیں کہ کوئی غائب شے
 موت سے بہتر نہیں جس کا مسلمان انتظار کرے۔ اور ابن المبارک بروایت مالک بن فضال
 نقل کرتے ہیں کہ فرمایا کہ مجھے معلوم ہوا ہے کہ مومن کے لیے سب سے پہلی مسرت و خوشی
 موت ہے، کیونکہ وہ اسکے بعد اللہ تعالیٰ کا کریم اور اس کا ثواب دیکھے گا۔ اور امام احمد
 رحمہ اللہ میں بروایت حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ نقل فرماتے ہیں کہ فرمایا مومن کیلئے
 بقار الہی سے بڑھ کر کوئی راحت نہیں ہے۔ اور سعید بن منصور اپنی تصنیف میں، اور
 ابن جریر اپنی تفسیر میں بروایت سیدنا ابی الدرداء رضی اللہ عنہ نقل کرتے ہیں کہ
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، ہر مومن کے لیے موت ہر حال میں بہتر ہے، اور ہر
 کافر کے لیے بھی موت بہتر ہے، لہذا جو مری تقدیق نہیں کرتا اللہ تعالیٰ اُسکے لیے فرماتا ہے
 وَمَا حَسْبُكَ اللَّهُ خَيْرٌ لِلْآبَرَارِ وہ جو اللہ کے پاس ہے وہ نیکوں
 کے لیے سب سے بھلا ہے۔

إنما نملى لهم خيراً لأنفسهم إنما نملى لهم لين زادوا أشماد لهم عبد اب
 مهين وأخرج الطبراني عن أبي مالك الأشعري قال قال رسول الله
 صلى الله عليه وسلم اللهم حبيب الموت إلى من يعلم أني أسوئك وأخرج
 الأصبهاني في الترغيب عن النس أن النبي صلى الله عليه وسلم قال له
 أن حفظت وصيتي فلا يكون شئ أحب إليك من الموت فأخرج أحمد
 في الزهد وابن أبي الدنيا عن أبي الدرداء قال ما أهدي إلى أخ هدية
 أحب إلى من السلام ولا بلغتني عنه خبراً أحب من موته وأخرج ابن
 أبي شيبة عن عبادة ابن الصامت رضي الله عنه قال إنما نملى لحبيبي أن
 يجعل موته وأخرج ابن أبي الدنيا عن محمد بن عبد العزيز التيمي قال
 قيل لعبد الأعلى التيمي ما تشتهي لنفسك ولمن تحب من أهلك قال الموت
 وأخرج أبو الغيم في الحلية عن ابن عبيد الله أنه قال لمكحول أحب الجنة
 قال ومن لا يحب الجنة قال فأحب الموت فانك لن ترى الجنة حتى تموت
 وأخرج عن حبان ابن الأسود قال الموت خير لو وصل الحبيب إلى الحبيب
 وأخرج ابن أبي شيبة عن مسروق قال ما من شئ خير للمؤمن
 من يجد فمن يجد فقد استراح من هموم الدنيا ومن من عذب الله
 وأخرج ابن أبي شيبة عن طائوس قال لا يحودون الرجل إلا خفته
 وأخرج ابن المبارك عن عطية قال نعم الناس جسداً في الحد قد
 آمن من العذاب وأخرج ابن أبي الدنيا عن سفيان قال كان يقال
 للموت راحة العابدين وأخرج الخطابي في العزلة عن ربيعة بن
 زهير قال قيل لسفيان الثوري كم تتم في الموت وقد نفي عنه رسول الله
 صلى الله عليه وسلم قال لو سئلتني ربي لقلت يا رب لتقتي بك وخوفي من
 الناس كافي لو خالفت واحداً فقلت حلوة وقال مرة تخفت أن يتعاطى معي

فَلَا تَحْسَبَنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا
إِنَّمَا أَتَمَلَّوْا لَهُمْ خَيْرًا ط

اور ہرگز اُنس گمان میں نہ رہیں وہ جو ہم
اُنھیں ڈھیل دیتے ہیں کچھ اُنکے لیے بھلا ہے

اور عبد الرزاق اپنی تفسیر میں، اور ابن ابی شیبہ، طبرانی و حاکم بروایت ابن مسعود
رضی اللہ عنہ نقل کرتے ہیں کہ فرمایا کوئی نیک و بد ایسا نہیں جس کے لیے زندگی سے بہتر موت نہ ہو
اب اگر وہ نیک ہے تو اُس کے لیے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے وَفَاعِنَدَ اللَّهُ خَيْرٌ لِّلْأَبْرَارِ یعنی وہ جو
اللہ کے پاس ہے نیکوں کیلئے بہتر ہے۔ اور اگر وہ بد ہے تو اُس کے لیے حق تعالیٰ کا ارشاد
وَلَا تَحْسَبَنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا (الذیہ) اور ہرگز کافر اس گمان میں نہ رہیں کہ
وہ جو ہم اُنھیں ڈھیل دیتے ہیں کچھ اُنکے لیے بھلا ہے۔ ہم تو اسی لیے اُنھیں ڈھیل
دیتے ہیں کہ وہ اگر گناہ میں پڑیں، اور اُنکے لیے ذلت کا عذاب ہے۔

اور طبرانی بروایت ابی مالک اشعر رضی اللہ عنہ نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا اے خدا اُس کے لیے موت کو محبوب بنا دے جو یہ جانتا ہے کہ میں تیرا
رسول ہوں۔ اور اصحابی "الترغیب" میں بروایت انس رضی اللہ عنہ نقل کرتے ہیں
کہ حضور نے حضرت انس سے فرمایا اگر تم نے میری وصیت کو محفوظ رکھا تو کوئی چیز موت
سے زیادہ پیاری معلوم نہ ہوگی۔ اور امام احمد الزہدیٰ میں بروایت ابی الدرداء
رضی اللہ عنہ نقل کرتے ہیں کہ میری طرف سلام پہنچنے سے بڑھ کر کوئی بدیہ کسی بھائی کی
طرف سے زیادہ محبوب نہیں ہے، اور نہ اُسکی موت سے بڑھ کر کوئی خبر مجھے زیادہ
محبوب ہے۔ اور ابن ابی شیبہ بروایت عبادہ ابن صامت رضی اللہ عنہ نقل کرتے
ہیں کہ میں اپنے محبوب کے لیے تمنا کرتا ہوں کہ اُسے موت جلد تر آئے۔ اور ابن ابی
الدینا بروایت محمد بن عبد العزیز بن عقیل نقل کرتے ہیں کہ فرمایا کہ عبد الاعلیٰ سے پوچھا گیا کہ
تم اپنے لیے کیا چاہتے ہو، اور اپنے گمراہوں کے لیے کیا چیز محبوب رکھتے ہو؟ فرمایا موت!
اور ابو نعیم حلیہ میں بروایت ابن عبید اللہ نقل کرتے ہیں کہ اُنھوں نے مکتول سے

وقال الخطابي الشدة لبعض اصحابنا المنصور بن اسمعيل قد قلت اذا مضى
الحياة فاكثروا في الموت الف فضيلة لا تعرف منها امان لقائه بلقائه وفراق
كل معاشر لا ينصف قال الخطابي يبكي الرجال على الحياة وتند اننى دموعى
شوقى الى الاجل اموت من قبل ان الدهر يعثر لى فاننى ايد امانه على
رجل ذكركم ان الموت انتقال من دار ضيقة الى دار واسعة قال العلماء الموت
ليس بعلم محض ولا فناء صرف وانما هو القطع لخلق الروح بالبدن ثم مفارقة
وجيلولة بينهما وتبدل خال وانتقال من دار الى دار واخرج عن بلال بن سعد
انه قال انكم حين تخلقوا للفناء وانما خلقتم للخلود والابد ولكنكم تنقلون من
دار الى دار وقال ابن القاسم للنفس اربعة دور كل دار اعظم من التى قبلها
الاول بطن الأم وذلك محل الضيق والحصر والغم والظلمات الثلاث والثانية
هى الدار التى انشأتها والفتها والكسبت فيها الشر والخير والثالثة هى دار البرزخ
وهى اوسع من هذه الدار واعظم واشبه هذه الدار اليها كنسبة البطن الى هذه
والرابعة هى دار القهر والجنة او النار ولها فى كل دار من هذه الدار وحكمه
شأن غير شأن الاخرى انتهى - واخرج ابن ابى الدنيا عن مراسيل بن سنان بن
عامر الجبادى مرفوعا ان مثل المؤمن فى الدنيا كمثل الجنين فى بطن أمه اذا خرج
من بطنها بكى على مخزجه حتى اذا رأى الضوء وضع لم يجب ان يرجع الى مكانه
وكذلك المؤمن يخرج من الموت فاذا مضى الى ربه لم يجب ان يرجع الى الدنيا
كما لم يجب الجنين ان يرجع الى بطن أمه - واخرج ايضا عن مراسيل بن سنان
بن دينار ان رجلا مات قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اصبر هذا
موت تحلا من الدنيا فان قد اغنى فلا يسره ان يرجع الدنيا كما لا يسره احدكم
ان يرجع الى بطن أمه واخرج الحكيم الترمذى فى نوادر الاصول عن انس قال
قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ما شبهت خروج ابن آدم من الدنيا

دریافت کیا کہ کیا تم جنت کو محبوب رکھتے ہو؟ انھوں نے کہا، کوئی ہے جو جنت کو محبوب نہیں رکھتا۔ اس پر فرمایا، تم موت کو محبوب جانو، کیونکہ تم جنت تک موت کو نہ چکھو گے ہرگز جنت کو نہ دیکھ سکو گے۔ اور جہان بن اسود سے نقل کرتے ہیں کہ فرمایا، موت بہتر ہے کیونکہ وہ محبوب کو محبوب سے ملاتی ہے۔ اور ابن ابی شیبہ بروایت مسروق نقل کرتے ہیں کہ فرمایا مومن کے لیے لی یعنی قبر سے بڑھ کر کوئی چیز نیکی نہیں لہذا جو لی میں کیا وہ راحت میں پہنچ گیا، اور دنیا کے غموں سے چھٹ گیا، اور حق تعالیٰ کے عذاب سے محفوظ ہو گیا۔ اور ابن ابی شیبہ بروایت طاؤس نقل کرتے ہیں کہ فرمایا مسلمان کے دین کے لیے محفوظ جگہ اس کی قبر ہے۔ اور ابن مبارک، عطیہ سے روایت کرتے ہیں کہ فرمایا، لوگوں میں سب سے زیادہ نعمت والا جسم قبر میں ہے، کیونکہ وہ عذاب سے محفوظ ہے۔ اور ابن ابی الدنیا سفیان سے روایت کرتے ہیں کہ فرمایا کہا جاتا ہے کہ موت سے عابدوں کی راحت ہے۔ اور خطابی "عزلة" میں ربیعہ بن زہیر سے روایت کرتے ہیں کہ فرمایا، حضرت سفیان ثوری رحمۃ اللہ سے کسی نے پوچھا آپ موت کی اتنی زیادہ کیوں خواہش دیتے رہتے ہیں، حالانکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے منع فرمایا ہے؟ انھوں نے جواب دیا، اگر حق تعالیٰ مجھ سے پوچھے گا تو عرض کروں گا کہ اے رب تجھ پر بھروسہ رکھنے اور لوگوں کے خوف کی وجہ سے میں تمنا کرتا تھا، گویا کہ اگر کوئی میری مخالفت کرے تو میں کہوں شیریں بات کہی ہے، اور گروہی کہوں تو مجھے خوف زدہ رہنا چاہیے کہ کہیں وہ میرا خون نہ بہا دے۔ خطابی فرماتے ہیں کہ ہمارے ساتھیوں میں سے المنصور بن اسماعیل نے ہمیں ہدایت کی ہے کہ جب بوجہ زندگی کی تعریف کریں تو تمہارا موت کو بکثرت یاد کرنا ہر روز وجہ افضل ہے۔ تم نہیں جانتے کہ ایک فائدہ تو اس سے یہ ہے کہ موت کی ملاقات پر محبوب کی ملاقات موقوف ہے دوسرا فائدہ یہ کہ ایسے معاشرہ سے جدا ہو جاؤ گے جس میں حق و انصاف نہیں ہے

الاكمل خروج الصبي من بطن أمه من ذلك القم والظلمة إلى روح الدنيا
وأخرج السائل عن عباد بن الصامت قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم
ما على الأرض من نفس تموت ولها عند الله خير تحب أن ترجع اليكم
ولها نعيم الدنيا وما فيها.

ذكر ما يلقاه المؤمن عند قبض روحه من الكرامة

أخرج أحمد وأبو داود والحاكم والبيهقي وغيرهم عن البراء بن عازب
رضي الله عنه عن النبي صلى الله عليه وسلم قال إن العبد المؤمن إذا كان
في القطر من الدنيا وأقبل من الآخرة نزل إليه ملائكة من السماء
بيض الوجوه كان وجوههم الشمس معهم الكفان من الكفان الجنة وحنوط
من حنوط الجنة حتى يجلسوا منه مد البصر ثم يحيى ملك الموت يجلس عند رأسه
فيقول أيتها النفس الطمينة اخرجي إلى مغفرة من الله ورضوان فتخرج تسيل
كما تسيل القطرة من السقاء وإن كنتم تؤذون غير ذلك فيخرجونها فإذا أخرجوها
لم يدعوا في يد هذه طريقة عين فيجأونها في تلك الأكفان والحنوط ويخرجونها
كما طيب نفحة مسك على وجه الأرض فيصعدون بها فلا يمرون على ملائكة
من الملائكة إلا قالوا ما هذه الروح الطيبة فيقولون فلان ابن فلان يا حسن
اسمائه التي كانوا يسمونه بها في الدنيا حتى يتهوا به إلى السماء التي تليها حتى
ينتهي به إلى السماء السابعة فيقول الله تعالى اكتبوا كتابه في عشرين
واعبدوه إلى الأرض فيعاد روحه في جسده فيأتيه ملكان فيجلسانه
فيقولان له من ربك وماؤيتك فيقول الله ربّي والاسلام ديني
فيقولان له ما هذا الرجل الذي بعث فيكم فيقول هو رسول الله فيقولان
له وما علمك فيقول قرأت كتاب الله تعالى وأمنت به وصدقت به فنادى مناد

خطابی فرماتے ہیں کہ لوگ زندگی پر روتے ہیں اور میرے تو موت کے شوق میں آنسو ختم ہو چکے ہیں اس سے پہلے فرماؤں کہ لوگ مجھے ٹھکرائیں۔ لہذا میں موت کو اس بنا پر یاد رکھتا ہوں کہ موت تنگ گھبر سے وسیع گھر کی طرف منتقل کر دیتی ہے۔ عطا فرماتے ہیں کہ موت نہ تو مکمل مٹاتی ہے، اور نہ مکمل فنا کرتی ہے، موت تو صرف روح کا بدن سے تعلق ایسا منقطع کرتی ہے جسے نہ تو مکمل مفارقت کہہ سکتے ہیں، نہ مکمل حلول و ملاپ کہہ سکتے ہیں، بلکہ انکے درمیان ہے، اور وہ ایک حال سے دوسرے حال، اور ایک مکان سے دوسرے مکان کی طرف منتقل کر دیتی ہے۔ اور وہ بلال بن سعدانہ سے نقل کرتے ہیں کہ انھوں نے فرمایا کہ تم فنا کے لیے ہرگز پیدا نہیں کیے گئے ہو، بلکہ ہمیشگی اور دائمی کے لیے پیدا کیے گئے ہو، البتہ تمہیں ایک گھر سے دوسرے گھر کی طرف منتقل کر دیا جاتا ہے۔

اور ابن قاسم فرماتے ہیں کہ ہر جان کے لیے چار دور ہیں، اور ہر دور پہلے سے بڑے پچھلا دور، ماں کا پیٹ ہے، یہ جگہ تینوں دوروں سے زیادہ تنگ، محدود، محدود اور تاریک ہے۔ دوسرا دور وہ گھر ہے جہاں تم پیدا ہوئے، اس سے آفت لگنے اور اس میں نیک و بد عمل کرتے ہو۔ اور تیسرا دور برزخ کا گھر ہے، وہ اس جہان کے بہت زیادہ وسیع، کشادہ، اور بڑا ہے۔ یہ جہان عالم برزخ، مقابلہ میں ماں کے پیٹ کی مانند ہے۔ چوتھا دور، وہ دارالقرار ہے، خواہ وہ جنت ہو، یا جہنم یہ دور سابقہ تینوں دوروں سے بہت بڑا اور عظیم ہے۔

ابن ابی الدنیا مرسل احادیث کے ضمن میں سلیم بن عامر جباری سے مرفوعاً روایت کرتے ہیں کہ مومن کی مثال دنیا میں ایسی ہے جیسے جنین کی اپنی ماں کی پیٹ میں جب وہ اس کے ابلن سے لگتا ہے، تو اپنے لگنے پر قلم ہے، پھر جب باہر کی روشنی کو دیکھتا ہے اور وہ دیکھتا ہے، تو پھر پسند نہیں کرتا کہ اسے اپنی سابق جگہ میں لوٹا دیا جائے۔

اسی طرح مومن موت سے خوف کھاتا ہے۔ بجز وہ اپنے رب کے حضور پہنچتا ہے تو وہ دنیا کی طرف پلٹنے کو پسند نہیں کرتا جس طرح کہ جنین پسند نہیں کرتا تھا کہ اپنی ماں کے پیٹ میں پلٹ کر جائے۔

یہ بھی مراسیل ہی کے ضمن میں انھوں نے عمرو بن دینار سے نقل کیا کہ ایک شخص مکر گیا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ خوش نصیب ہے کہ دنیا سے کوچ کر گیا کیونکہ یہ راضی ہے اب یہ پسند نہیں کرے گا کہ پھر اسے دنیا میں لوٹایا جائے جس طرح کہ تم میں سے کوئی یہ پسند نہیں کرتا کہ تمہیں پھر ماں کے پیٹ میں لوٹا جائے۔

آدہ الحکیم ترمذی "تو اور الاصول" میں حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، بنی آدم کا دنیا سے کوچ کرنا اس کے مشابہ ہے جیسے بچہ کا اپنی ماں کے شکم کی اندھیری و تاریکی سے دنیا کی روشنی و ہوا میں آنا ہے۔

اور قتابی حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، زمین پر بسنے والی ہر جان کے لیے موت ہے، اور خدا کے حضور ایسی بہتر نعمتیں ہیں کہ تم اس طرف جانے کو محبوب رکھو، وہاں اس کے لیے دنیا اور جو کچھ اس میں ہے اس سے بڑھ کر نعمت ہے۔

مسلمان کی قبض روح کی وقت النام و اکرام کا نزول

امام احمد، ابوداؤد، حاکم اور امام بیہقی وغیرہ برادر بن عاذب رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، مسلمان بندہ کیلئے جب اس کے دنیا سے رخصت ہونے اور آخرت کی طرف متوجہ ہونے کا وقت ہوتا ہے، تو آسمان سے شفاف چہرہ والے فرشتے اترتے ہیں، گویا کہ اس کے چہرے آفتاب کی مانند ہیں، وہ جلی لباس اور جلی خوشبو لیے ہوئے ایک لمحہ کے لیے اس کے پاس بیٹھتے ہیں، پھر ملک الموت آتا ہے،

عليه وسلم ان المؤمن اذا كان في اقبال من الآخرة وادبار من الدنيا نزل ملائكته من السماء كان وجوههم كالشمس بكنفه وحوطه من الجنة فيسندون حيث ينظرون اليه فاذا خرجت روحه صلى عليه كل ملك في السماء والارض واخرج احمد والنسائي وابن حبان والحاكم والبيهقي عن ابي هريرة ان النبي صلى الله عليه وسلم قال ان المؤمن اذا قبض الله ملائكة الرحمة بحورية بيضاء فتخرج كالطيب والطيب من دريح المسك حتى انه يناله بعضهم طبعاً ويسمونه باحسن الاسماء له حتى يأتوا به باب السماء فيقولون ما هذا الروح التي جاءت من الارض وكلما التوا ساء قالوا مثل ذلك حتى يأتوا به ارواح المؤمنين فلم يكن لهم فرح افرح من احدهم عند لقاءه ولا قدم على احد كما قدم عليهم فيأثرونه ما فعل فلان ابن فلان فيقولون دعوه حتى يستريح فانه كان في هم الدنيا واخرج البراء عن ابي هريرة رضي الله تعالى عنهما عن النبي صلى الله عليه وسلم قال ان المؤمن اذا حضرته الملائكة بحورية فيها مسك وعنبر وريحان فتلسل روحه كما تلسل الشعرة من العجين ويقال ايها النفس المطمئنة اخرجي راضية مرضياً عليك الى روح الله وكرامته فاذا خرجت روحه وضعت على فمك المسك والريحان وطويت عليه الحورية وذهب به الى عليين واخرج الجوني في تفسيره عن ابن عباس في قوله تعالى والشجرات ساجداً قال ارواح المؤمنين لما عاين ملك الموت قال اخرجي ايها النفس المطمئنة الى روح وريحان ورب غير عظيم ان سبحت سبح الغائص في الماء فترثا وشوقاً الجنة فالساقات سبقتا يعني تمسكن الى كرامته الله عز وجل واخرج هناد بن السري في كتاب الزهد والطبراني الكبير عن عبيد الله ابن عمر وقال اذا توفي الله العبد ارسل الله تعالى ملكين من الجنة وريحان من الجنة فقالا ايها النفس المطمئنة

وہ اس کے سر پرانے بیٹھ کر کہتا ہے ایتھا النفس المطمئنة اخرجی الی مطہرہ من اللہ
 ورضوان۔ یعنی اے جان مطمئن اللہ تعالیٰ کی مغفرت و رضامندی کی طرف باہر آ۔
 پھر ترقی نکلنے کی اس طرح جیسے سقایہ سے پانی کا قطرہ نکلتا ہے۔ اگر تم ان فرشتوں کو
 اس مرنے والے کے سوا دیکھو تو انہیں نکال دو۔ پھر جب روح نکال لیتے ہیں تو
 ملک الموت کے ہاتھ میں ایک لمحہ کے لیے بھی نہیں چھوڑتے، بلکہ روح کو فوری طور پر
 جنتی لباس و خوشبو میں رکھ لیتے ہیں۔ پھر اسے لیکر نکلتے ہیں، گویا کہ نافہ نکت کی
 خوشبو سے روئے زمین مہک رہی ہے۔ پھر اسے آسمان پر لیا کر فرشتوں کی جہازوں پر
 گزرتے ہیں ہر ایک جماعت پوچھتی ہے، یہ کس کی طیب روح ہے؟ یہ کہتے ہیں یہ روح
 فلاں ابن فلاں کی ہے۔ اور اس کا نہایت بہترین طریق سے وہ نام لیتے ہیں جس سے
 وہ دنیا میں پکارا جاتا تھا، یہاں تک کہ آسمان کی اس حد تک لچکتے ہیں جسے سالوات کہان
 کہتے ہیں، اسوقت اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اس کے نامہ اعمال کو علیین میں لکھو مگر اس کی
 روح میں اس کے جسم میں لوٹا دو۔ پھر وہ فرشتے آتے ہیں اور اسے بٹھاتے ہیں، اور
 اس سے سوال کرتے ہیں مَن تَرَبَّکَ یعنی تیرا رب کون ہے؟ وَمَا دِیْنُکَ
 تیرا دین کیا ہے؟ جواب میں وہ کہے گا، میرا رب اللہ ہے اور میرا دین اسلام ہے
 پھر وہ دونوں فرشتے پوچھیں گے مَا هَذَا الذِّجْلُ الذِّیْ اَبْعَثَ لَیْکُمْ دِیْنَکُمْ یعنی
 تم اس ذاتِ کریم کے بارے میں کہتے ہو جو تم میں سے تمہاری طرف مبعوث ہوا ہے؟
 وہ کہیں گے وہ تو اللہ تعالیٰ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ پھر وہ پوچھیں گے، تمہیں کیسے
 معلوم ہوا؟ وہ کہیں گے میں نے قرآن پاک پڑھا، اس پر ایمان لایا، اس کی نصیحت کی
 اسوقت آسمان سے ندا کر نیوالا کہیں گے، میرے بند نے سچ کہا، اس کے نیچے جتنی فرشتے بچاؤ
 اور اسے جنتی لباس پہناؤ، اور ایک کھڑکی جنت کی طرف کھول دو، تاکہ جنت کی باتیں
 اور خوشبو میں اسے آئیں، اور حد لگاؤ، تک اس کی قبر کو کشادہ کرو۔ پھر ایک شخص اللہ لباس پہنے

اخرجني الى روح وريحان ورب غير غضبان اخرجني فنعمر ما قدمت فتحرج
 كما طيب رائحته من المسك وجد لها احدكم بانقه وعلى ارجاء السماء
 ملائكة يقولون سبحان الله لقد جاءنا من الارض اليوم روح طيبة فلا يمر
 بباب الا فتم له ولا ملك الا صل عليه ويشيع حتى يؤتى به ربه فتسجد للملائكة
 قبله ثم يقولون ربنا هذا عبدك فلان توفيناك وانت اعلم به فيقول
 مروا بالسجود فتسجد النسمة ثم يدعى ميكائيل فيقال اجعل هذه
 النسمة من الفسق المؤمنين حتى اسألك عنها يوم القيمة فيومر بقبره
 فيتسج له طوله سبعين ذراعاً وعرضه مثل ذلك فيبسطه فيه الحرير
 وان كان معه شيء من القران لوزة والاجل له لوزة مثل الشمس ثم لفته
 له باب الى الجنة فينظم الى مقعد في الجنة بكرية وعشياء واخرج سعيد
 بن منصور في سنته وابن ابى الدنيا عن الحسن قال اذا احتضر المؤمن حضره
 خمس مائة ملك فيقبضون روحه فيعرجون الى السماء الدنيا فتلقاهم
 ارواح المؤمنين الماضية فيريدون ان يستخبروه فقول الملائكة
 ارفقوا به فانه خرج من كرب عظيم لم يستخبروه حتى يستخبر الرجل
 عن اخيه وعن صاحبه فيقول هو كما عمدت منه واخرج ابو داود الطيالسي
 في مسنده وابن ابى شيبة والبيهقي عن ابى موسى الاشعري قال تخرج
 نفس المؤمن وهي اطيب ريح من المسك فتسعد بها الملائكة الذين يتوفونها
 فتلقاها الملائكة دون السماء فيقولون من هذا الذي معكم فيقولون فلان وديكاه
 باحسن عمله فيقولون حياكم الله وحيامن معكم فتفتح له ابواب السماء فيصعد
 من الباب الذي كان منه عمله فيشرق وجهه فيأتي الرب ووجهه برهان مثل
 الشمس واخرج ابن ابى الدنيا عن الضحاك في قوله تعالى وَالْقَتَبِ السَّاقِ
 قال الناس يحجزون بدنه والملائكة يحجزون روحه واخرج ابن ابى شيبة

جس سے خوشبو کی لپٹیں آرہی ہوئیں، اُسے گا۔ وہ کہیں گا مبارک ہو آج وہ دن ہے جس دن کی تجھے خوشخبری اور وعدہ دیا گیا تھا۔ بندہ کہیں گا، تو کون ہے جو اس بشارت کو لیکر آیا ہے؟ وہ کہیں گا میں تیرے نیک اعمال ہوں۔ پھر بندہ کہیں گا، اے خدائیتا عالم کر، اے رب قیامت قائم کر، تاکہ میں اپنی اہل و عیال کو پہنچوں۔

آدم بن ابی الدنیا رضی اللہ عنہ مرفوعاً روایت کرتے ہیں کہ بندہ مومن کو جب موت کا وقت آئیگا اور وہ اللہ تعالیٰ کے وعدہ کو دیکھے گا، تو وہ اپنی جان کو اس خواہش میں اگلنے کی کوشش کرے گا کہ وہاں جلد تر پہنچے۔ اُس وقت وہ اللہ کے دیدار کو محبوب جانے گا اور اللہ تعالیٰ اُسکی لقا کو محبوب رکھے گا۔ اور کافر کے جب مرنے کا وقت آتا ہے، اور حق تعالیٰ کے اُن وعدوں کو دیکھے گا، جو اُس کے لیے ہیں، تب وہ اپنی جان کو انتہائی ناگواری سے لگانے لگا۔ اُس وقت وہ حق تعالیٰ کے دیدار کو ناپسند جانے لگا اور حق تعالیٰ اُس سے ملنے کو ناپسند فرمائے گا۔

ابو ظہرانی، ابوالنعم اور ابن عثیمہ المعروفہ میں جعفر بن محمد وہ اپنے والد ابو خندجی وہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا کہ ایک انصاری کے سر پرانے ملک الموت پر نظر پڑی تو کہا اے ملک الموت! میرے اس صحابی پر نرمی کرنا، کیونکہ یہ مومن ہے۔ ملک الموت نے عرض کی، آپ خوش رہیے اور آپ کی جیمہ مبارک ٹھنڈی رہے، اور جان لیجئے کہ میں ہر مومن کا رفیق ہوں۔ آدم بن ابی الدنیا حضرت کعب سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے ملک الموت سے فرمایا، مجھے وہ صورت دکھاؤ جس سے تم مومن کی روح قبض کرتے ہو؟ اس پر ملک الموت نے آنکھیں نور، روشنی اور خوبصورتی دکھائی۔ اس پر حضرت ابراہیم علیہ السلام نے فرمایا، اگر کوئی مرد مومن اپنی موت کے وقت آنکھوں کی ٹھنڈک اور گرامت کو نہ دیکھے، تو صرف تمہاری یہ صورت دیکھنا ہی اُسے بہت کافی ہے۔

عن ابى هريرة رضى الله تعالى عنه لا يقبض المؤمن حتى يري من البشرى فاذا
قبض نادى وليس فى الدارين اية صغيرة ولا كبيرة الا وهى تسمع صوته الاثني
الجن والانس تعجلوا الى ارحم الراحمين فاذا وضع على سريره قال ما البطا
ما تمشون فاذا ادخل فى محبته اقعده فارى مقعدة من الجنة وما اعد الله
له وما لى قبره من روح وريحان ومسك فيقول يا رب قد منى فيقال ان لك
اخوة واخوات لم يلقوا ولم يروا العين، واخرج ابن جرير وابن المنذر
فى تفسيرهما عن ابن جرير قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لعائشة
رضى الله تعالى عنها اذا عاين المؤمن الملائكة قالوا انرجعك الى الدنيا فيقول الى
دار الصعق والاحزان قد ما لى الى الله تعالى، واخرج المروزي فى الجنائز عن انس
ابن على رضى الله تعالى عنهما قال تخرج روح المؤمن فى راحة ثم تراء فاما ان كان
من المقربين فروح وريحان وجنت لعيم، واخرج ابن جرير وابن ابى حاتم
عن قتادة رضى الله تعالى عنه فى قوله تعالى فَرُوحٌ وَرِيحَانٌ الروح والريحان
يلتقى بهما عند الموت المؤمن، واخرج ابن ابى الدنيا عن بكر بن عبد الله قال
اذا امر ملك الموت بقبض روح المؤمن اتى بريحان من الجنة فقبل له اقبض
روحه فيه، واخرج ابن ابى الدنيا عن ابى عمران الجوني قال بلغنا ان المؤمن
اذا حضر اتى بنبأ الريحان من الجنة فيجعل روحه فيها، واخرج ابن ابى الدنيا
عن مجاهد قال تنزع روح المؤمن فى حريرة من حريرة الجنة، واخرج ابن
جرير وابن ابى حاتم عن ابى العالية قال لم يكن احد من المقربين يفارق
الدنيا حتى يلقى بغصن من ريحان الجنة فيشمه ثم يقبض، واخرج ابن منية
عن سلمان قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان اول ما يبشر به المؤمن
فى قبره ان يقال له ابشر بروضاء الله والجنة قد امت خيرة قدام قد غفر الله له
يشيعك اذ قبرك وصدق من شهد لك واستجاب لمن يستغفر لك، واخرج ابن داود

اور عبد الرحیم اراکی کتاب الاخلاص میں برہانیتِ محاک اقل کرتے ہیں کہ فرمایا
 جب بندہ مومن کی روح قبض کر لی جاتی ہے، تو اسے آسمان پر لیجا یا جاتا ہے، اور اس کے
 ساتھ مقرب فرشتے ٹہرا رہ جاتے ہیں، پھر دوسرے، پھر تیسرے، پھر چوتھے، پھر پانچویں،
 پھر چھٹے، پھر ساتویں آسمان تک، یہاں تک کہ سدرۃ المنتہیٰ تک لیجا جائے، اس وقت وہ
 عرض کرتے ہیں: اے ہمارے رب! تیرا یہ فلاں بندہ ہے۔ واللہ حق تعالیٰ اسے خوب
 جانتا ہے۔ وہاں ٹھہر شدہ قبائلی عذاب سے نجات کا قافرا ہر پوئلکے۔ یہ بات حق تعالیٰ کے
 اس ارشاد میں ہے۔ ﴿کَلَّا إِنَّ كِتَابَ الْأَنْبِيَاءِ فِي عِلِّيِّينَ﴾ (سورہ مطففین)۔
 تو کیا جانے کہ علیین کیسی ہے، وہ نکست ایک ٹہر کیا نوشتہ ہے کہ مقرب جسکی زیارت کرتے ہیں؟
 اور ابو نعیم اور ابن المنیر حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں
 کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، بندہ مومن کے جب دنیا کے چھوڑنے اور آخرت
 کی طرف جانے کا وقت ہوتا ہے، تو آسمان سے فرشتے اس شان سے اترتے ہیں کہ ان کے
 چہرے آفتاب کی مانند چمکتے ہوئے ہیں، ان کے ساتھ جنی لباس اور خوشبو مونی ہے، پھر وہ
 ان کے پاس بیٹھ جاتے ہیں اور وہ مرمو مومن انھیں دیکھتا رہتا ہے۔ پھر جب انکی روح جسم
 سے نکل آتی ہے، تو آسمان و زمین کا ہر فرشتہ اس پر نزول رحمت کی دعا کرتا ہے۔
 اور امام احمد و نسائی اور ابن حبان و حاکم اور امام بیہقی حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ
 سے روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، مرمو مومن کی قبض روح کی وقت
 رحمت کے فرشتے سفید حریر کے لباس کے ساتھ آتے ہیں، جسکی خوشبو مشک ناب کی خوشبو
 سے زیادہ پاکیزہ مہک رہی ہوگی، یہاں تک کہ وہ ایک دوسرے سے ملاقات کر لیتے، اور
 بہترین ناموں کے ساتھ تعارف کر لیتے۔ پھر جب آسمان اول پر لیکر جائینگے، تو وہاں کے
 فرشتے کہینگے کہ زمین سے یہ کیسی پاکیزہ خوشبو اُپر ہے۔ جب بھی وہ کسی آسمان سے گزریں گے

عن أبي مسعود قال إذا أراد الله قبض روح المؤمن أوحى إلى ملك الموت أقر
منى السلام فإذا جاء ملك الموت يقبض روحه قال له ربي بقرئك السلام
وأخرج ابن أبي شيبة والحاكم صحيحه والبيهقي في شعب الإيمان ومند وعمر
محمد القرظي قال إذا استلغيت نفس العبد المؤمن عار ملك الموت
فقال السلام عليك يا ولي الله الله يقربك السلام ثم قرأ هذه الآية
الَّذِينَ سَوَّاهُمُ الْمَلَائِكَةُ طَيِّبِينَ يَقُولُ سَلَامٌ عَلَيْكُمْ وَأَخْرَجَ الْإِسْلَامَ فِي الْمَوْتِ
عن مجاهد قال إن المؤمن يبشر بصلاحه ولد من بعده يقرب عينه، وأخرج
ابن أبي شيبة وابن مند وعمر الضحاك في قوله تعالى لَكُمْ الْبَشَرَى فِي الْحَيَاةِ
الدُّنْيَا وَفِي الْآخِرَةِ قَالَ يَعْلَمُ ابْنُ حَوْوٍ قَبْلَ الْمَوْتِ، وَأَخْرَجَ الْبَيْهَقِيُّ
مجاهد في قوله تعالى إِنَّ الَّذِينَ قَالُوا رَبُّنَا اللَّهُ ثُمَّ اسْتَقَامُوا تَتَنَزَّلُ عَلَيْهِمُ
الْمَلَائِكَةُ أَلَّا تَخَافُوا وَلَا تَحْزَنُوا وَالْبَشَرَ فَا بِالْجَنَّةِ الَّذِينَ كُنتُمْ تُوعَدُونَ
قال ذلك عند الموت، وأخرج ابن أبي حاتم عن مجاهد في الآية قَالَ أَلَّا تَخَافُوا
وَلَا تَحْزَنُوا وَالْبَشَرَ فَا بِالْجَنَّةِ أَلَّا تَخَافُوا مَا لَقَدُمُوهَا عَلَيْهِ مِنَ الْمَوْتِ وَأَمَّا الْأَمْرُ
وَلَا تَحْزَنُوا عَلَى مَا خَلَقْتُمْ مِنْ أَمْوَالِكُمْ وَمِنْ أَمْوَالِكُمْ وَمِنْ أَمْوَالِكُمْ وَمِنْ أَمْوَالِكُمْ
كله، وأخرج ابن أبي حاتم عن زيد بن أسلم قال يؤتى المؤمن عند الموت
فيقال له لا تخف مما أنت قادم عليه فيذهب خوفه ولا تحزن على الدنيا
ولا على أهلها والبشر بالجنة فيذهب خوفه ولا تحزن على الدنيا فيموت وقد
أقر الله عينه، وأخرج ابن أبي حاتم عن الحسن أنه سئل عن قوله تعالى
يَأْتِيهَا النَّفْسُ الْمَطْمَئِنَّةُ أُنْجِي إِلَى رَبِّكَ رَاضِيَةً قَالَ إِنْ اللَّهَ إِذَا أَرَادَ بِرُوحِ
عَبْدِهِ الْمُؤْمِنِ أَطْمَأْنِنَتِ النَّفْسَ إِلَى اللَّهِ تَعَالَى وَاطْمَأْنَنَ اللَّهُ إِلَيْهِ
وقال البيهقي في المشيخة البغدادية سمعت أبا سعيد والحسين
ابن علي الواعظ يقول سمعت محمد بن الحسن الواعظ يقول سمعت

نویسی کہیں گے، یہاں تک کہ مومنین کی اصلاح کے پاس لائینگے، تو ان میں ہر ایک فرد اسکی ملاقات سے ازخود خوش ہوگا، اور ہر ایک آگے بڑھ کر اسکی پیشوائی کر لگا۔ پھر وہ اسکے پاسے میں دریافت کریں گے کہ فلاں بن فلاں کو کیا پایا، وہ کہیں گے اسے بلایا گیا اس نے دنیا کے غموں سے خلاصی کے لیے جانے پر اظہارِ مسرت کیا۔

اور براہِ رسیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بندہ مومن کے انتقال کے وقت فرشتے مریر لیکر آئیں گے جس میں مشک و عنبر اور بجان کی خوشبو بسی ہوگی۔ اور اسکی روح اس طرح نکالینگے جس طرح آٹے میں سے بال نکالاجاتا ہے، اور کہا جائیگا اے نفس مطمئنہ رضا و خوشی کے ساتھ باہر آ، تجھے خدا کی رحمت و بخشش ہے، پھر جب وہ اسکی روح نکال لیتے ہیں، تو مشک و بجان میں رکھ کر اس پر حریر کو لپیٹ دیتے ہیں اور علیہ السلام لیجاتے ہیں۔

اور انجوتی اپنی تفسیر میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے تحت آیت کریمہ **وَالسَّابِحَاتُ سَبَّحًا ثَقُلَ كَرْتِهِنَّ** ہیں کہ انھوں نے فرمایا کہ مومنوں کی رگوں کو جب ملک الموت دیکھتے ہیں تو وہ کہتے ہیں کہ اے نفس مطمئنہ مشک و بجان کی طرف آ، اور حق تعالیٰ ناراضا نہیں ہے، تو وہ روح پانی میں تیرتی ہوئی نکلتی ہے، اور جنت کے شوق میں دوڑ دوڑ کر اللہ عزوجل کے کرم کی طرف چلتی ہے۔

اور ہناد بن ہمری کتاب الزہد میں، طبرانی الکبیر میں حضرت عبید اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے نقل کرتے ہیں کہ جب اللہ تعالیٰ بندہ کو موت دیتا ہے، تو دو فرشتوں کو جنتی لباس اور جنتی خوشبو کے ساتھ بھیجتا ہے، وہ دونوں کہتے ہیں، اے نفس مطمئنہ! روح و بجان اور خدا کی رضا مندی کی طرف آ۔ کیا خوب ہے جو نکلتی ہے، گویا کہ پاکیزہ خوشبو مانند مشک کے نکلتی ہے، جسے ہر ایک سونگھنے کی کوشش کرے۔ پھر وہ فرشتوں کی آسمانی جماعت میں لے جایں گے۔ وہ کہیں گے سبحان اللہ زمین سے کسی پاکیزہ روح آج آئی ہے۔

يقول رأيت في بعض الكتب ان الله تعالى يظهر على كنف ملك الموت
 يسوئ الله الرحمن الرحيم بخط من النور ثم يأمره ان يبسطه كفيه
 للعارفين في وقت وفاته فيرى تلك الكتابة فاذا ارتفع روح العارف
 صارت اليه في اسمع من طرفة العين وفي الغروب عن ابن عباس عن
 ولم يسند له ولده اذا امر الله تعالى ملك الموت ليقبض ارواح من استوفى
 النار من مذنبى امتي قال بشري رحمه بالجنة بعد انتقام كذا وكذا اعلى
 ما يعملون يحبسون في النار فانه سبعة ارحم الراحمين.

فكم ملاقات الارواح للميت اذا اخرجت روحه واجتماعهم به وسؤالهم له

اخرج الطبراني في الاوسط عن ابي الوب الانصاري ان رسول الله
 صلى الله عليه وسلم قال ان نفس المؤمن اذا قبضت تلقاها اهل الرحمة
 من عباد الله تعالى كما يلقون البشير من اهل الدنيا ويقولون انظروا
 صاحبكم ليستريح فانه كان في كرب شديد ثم يسألونه ما فعل
 فلان وفلان فزوجت واخرج البزار بسند صحيح عن ابي هريرة
 يرفعه ان المؤمن اذا نزل به الموت ولياين ما يعاين يولو خجبت له
 والله يحب لقائه وان المؤمن تصعد روحه الى السماء فتأليه ارواح
 المؤمنين فيستخبرونه عن معارفهم من اهل الدنيا واخرج
 بن عبد الله بن عمر ومال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان روح
 المؤمنين يلتقيان مسيرة يوم وما رأى احد هما صاحبه قد
 واخرج ابن ابي الدنيا عن ابن بنية قال لما مات بشري بن البراء
 معروف وجدت عليه امة وجدا شديدا فقالت يا رسول الله الا

پھر آسمان کے سارے دروازے کھول دیے جائیں گے، اور ہر فرشتہ اُس پر رحمت کی دعا کرتا ہوا مشالیت کر لگیا، یہاں تک کہ اُسے اپنے رب کے حضور لائیں گے، اور اُس کے حضور سجدہ کر کے عرض کر دیں گے، اے رب! یہ تیرا فلاں بندہ ہے جسکی روح قبض کر کے لاؤں اور تو اسے خوب جانتا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرمایا، اُسے سجدہ کرنے دو۔ پھر تسمہ یعنی روح سجدہ کر گئی۔ پھر حضرت میکائیل علیہ السلام کو بلا یا جائیگا، اُن سے کہا جائیگا، اس روح کو مومنوں کی ارواح کے ساتھ رکھو، اُس وقت تک جب تک کہ میں تم سے قیامت کے دن اسکے بارے میں دریافت کروں۔ پھر قمر کو حکم ہو گا کہ وہ اسکے لیے ستر گز لمبی اور اعلیٰ ہی چوڑی کٹادہ ہو جائیگی، اسکے نیچے حریر کا فرش ہو گا، اگر اسکے ساتھ تلاوت قرآن کا حصہ ہے، تو قرآن اُس کا نور ہو جائیگا، ورنہ اُس کے لیے آفتاب کی مانند روشنی کر دی جائیگی۔ پھر جنت کی طرف ایک کھڑکی کھولی جائیگی، وہ صبح و شام جنت میں اپنے مکان کو دیکھتا رہیگا۔ اور سعید ابن مسعود اپنی شستن میں، اور ابن ابی الدنیا حضرت حسن سے روایت کرتے ہیں کہ فرمایا، جب مومن کے مرنے کا وقت آتا ہے، تو پانچ سو فرشتے اُس کے پاس آتے ہیں، وہ اُسکی مدح کو قبض کرتے ہیں، پھر وہ آسمان دنیا کی طرف لیجاتے ہیں، وہاں ہر فرشتہ مسلمانوں کی روحیں اُس سے ملاقات کرتی ہیں، وہ ادا دہ کرتے ہیں کہ اس سے دنیا کی خبریں دریافت کریں، تو فرشتے کہیں گے، اس پر نرمی کرو، کیونکہ یہ ابھی سخت تکلیف کی جگہ سے نکل کر آیا ہے۔ کچھ عرصہ بعد اس سے خبریں دریافت کر دیں گے، یہاں تک کہ اُس سے اپنے بھائی اور مہنتین کے بارے میں بھی پوچھیں گے، تو وہ کہے گا وہ ویسے ہی ہیں جیسے تم نے اُسے چھوڑا ہے۔

اور ابو داؤد طیالسی اپنی شستن میں، اور ابن ابی شیبہ، اور امام بیہقی حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے نقل کرتے ہیں کہ فرمایا، مسلمان کی روح اس شان سے نکلے گی کہ وہ مشک سے زیادہ پاکیزہ خوشبودار ہوگی۔ پھر اُسے فرشتے آسمان پر لی جائیں گے، وہاں

الهالك يهلك من بني سلمة فهل تتعارف فارسى الى البشر السلام قال ثم
 والذي قضى بيده انهم ليتعارفون لما يتعارف الطير في رؤوس الشجر وكان
 لا يهلك هالك من بني سلمة الا جأوته ام بشرى فقالت يا فلاح عليك السلام
 فيقول وعليك فتقول اقم اعلى بشرى السلام واخرج ابن الى الدنيا عن
 سعيد بن جبير قال اذا مات الميت استقبله وليه كما يستقبل الخائب
 واخرج ابن الى الدنيا عن ثابت البناني قال بلغنا ان البيت اذا مات
 احترقته اهله واخاربه الذين تقدموه من الموتى فلهم ما اقرهم به
 وهو افرح به من المسافر اذا قدم الى اهله .

فكم معرفة الميت لمن يغسله ويحضره

وأخرج أحمد والطبراني في الأوسط وابن أبي الدنيا وابن ماجة عن أبي سعيد الخدري أن النبي صلى الله عليه وسلم قال إن الميت يعرف من فضله وعمله وإن يكفنه ويدليه في حفرة ، وأخرج البيهقي في الحلية عن عمر بن دينار قال ما من ميت يموت إلا وروحته في يد ملك ينظر إلى جسده كيف اضل وكيف يكفن وكيف يشي به ويقال له وهو على سريره اسمع ثناء الناس عليك ، وأخرج ابن الدنيا عن سفيان قال إن الميت يعرف كل شيء حتى أنه لما شق فأسله بالله الأخففت على علي قال ويقال له وهو على سريره اسمع ثناء الناس عليك ، وأخرج ابن أبي الدنيا عن بكر المزني قال حدثت أن الميت يستبشرون به إلى المقابر ، وأخرج عن الرب قال يقال من كرامة الميت على أهله تعجيله إلى حفرة .

ذكر انحاء السماء والارض على الميث

أخو حرم التومندي والبولجاني وابن إلى الدنيا عن النبي صلى الله عليه وسلم

بقیہ آسمانی فرشتے پوچھینگے، یہ تمہارے ساتھ کون ہے؟ فرشتے جواب دیں گے کہ یہ فلاں بن فلاں ہے، اور اُسکے اعمال حسنہ کا تذکرہ کریں گے۔ اس پر وہ کہیں گے کہ تمہیں اور جو تمہارے ساتھ ہے اللہ تعالیٰ مبارک کرے۔ پھر وہ دروازہ کھول دیا جائیگا، جہاں اُسکے محل ہیں، اس سے اُسکا چہرہ روشن ہو جائیگا۔ اُسکے بن رب کے حضور لایا جائیگا اور اُنھیں اُسکا چہرہ آفتاب کی مانند روشن ہوگا۔

اور ابن ابی الدنیاء صحاح سے تحت آیت کریمہ وَالنَّفَّاثَاتُ فُثَّاتٌ بِالنَّفِّسِ کہیں گے کہ فرشتے اُس کی نَفْح کی تجویز کریں گے، اور فرشتے اُس کی نَفْح کی تجویز کریں گے۔

اور ابن ابی شیبہ سیدنا ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ مسلمان کی نَفْح بشارتوں کے دیکھنے کے بعد قبض ہوتی ہے۔ پھر جب اُسکی روح قبض ہوتی ہے تو وہ نکلتا ہے، اور اُس نما کو جن والوں کے سوا جہاں میں ہر جہاں لایا جاتا ہے وہ کہتا ہے ”مجھے اہم الراحمین کے حضور طلبی سے لیجاؤ“ پھر جب اُسے محنت پر رکھتے ہیں تو کہتا ہے ”کیوں دیر کرتے ہو چلتے کیوں نہیں؟“ پھر جب اُسے قبر میں رکھ دیتے ہیں تو اُسے بٹھایا جاتا ہے، اور اُسے جنت میں اُسکا مسکن اور جحیم تعالیٰ نے اُسکے لیے وعدہ فرمایا ہے دکھایا جاتا ہے، اور اُسکی قبر کو خوشبو پھنک دیا جاتا ہے اور اُسے سوت دیا جاتا ہے۔ اُسے میرے رب! مجھے اُنے جانے دے، تو اُس سے کہا جائے گا، تمہارے بھائی اور بہنیں ابھی نہیں پہنچے ہیں، اب تم آنکھوں کی ٹھنک میں سو جاؤ۔

اور ابن جریر وابن المنذر اپنی تفسیروں میں حضرت ابن جریج سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سیدتنا عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا یہ وہ فرشتوں کو دیکھے گا، تو فرشتے کہیں گے، کیا تم دنیا میں جانا چاہتے ہو؟ وہ کہے گا میں غم و خوف کی دنیا میں جانا نہیں چاہتا، مجھے رب تبارک و تعالیٰ کے حضور لیجاؤ۔

قال ما من انسان الا له بابان في السماء باب يصعد منه عمله وباب ينزل منه رزقه
 فاذا مات المؤمن بكتا عليه، واخرج ابن ابي الدنيا عن علي بن ابي طالب قال ان المؤمن
 اذا مات بكتا عليه مصلاة في الارض ومعد عمله في السماء، واخرج ابو نعيم عن عطاء بن رباح
 قال ما من عبد يسجد لله سجدة في بقعة من بقاء الارض الا شهدت له يوم
 القيمة وبكت عليه يوم يموت، واخرج ابن عدي في الكامل وابن مندة و
 ابن عسك في تاريخه عن ابن عمر ان النبي صلى الله عليه وسلم قال ان
 المؤمن اذا مات تجلت المقابر بموته فليس منها بقعة الا وهي تمني ان يدفن فيها.

ذكر تخفيف ضغطة القبر على المؤمن

اخرج البيهقي وابن مندة عن سعيد بن المسيب ان عائشة رضي الله
 تعالى عنها قالت يا رسول الله انك منذ حدثتني بصوت منكرو تكبير وضغطة القبر
 ليس ينفعني شيء قال يا عائشة ان صوت منكرو تكبير في اسماء المؤمنين
 كالا ثمند في العين وضغطة القبر على المؤمنين كالأثم الشفيقة يشكو اليها
 ابنها الصداق فتمزق رأسه غمز رفيقا ولكن يا عائشة ويل للشاكين
 في الله كيف يضعطون في قبورهم كضغطة الصخرة على البيضة
 واخرج ابن ابي الدنيا عن محمد بن القتيبي قال قال ليقال ان ضغطة القبر انما
 اصلها انما ام محمد ومنها خلقوا فغالبوا عنها الغيبة الطويلة فلما ردت اليها اولادها
 ضمته ضم الوالدة الشفيقة الذي غاب عنها ولد هالتم قدم عليها فمن
 كان الله مطيعا فتمته بوق ورأفة ومن كان الله عاميا فتمته بعنف سحقها عليها

ذكر ترحيب المؤمن في القبر

اخرج الترمذي وحسنه عن ابي سعيد الخدري ان رسول الله

اور المروزی باب الجنائز میں حضرت حسن ابن علی رضی اللہ عنہما سے نقل کرتے ہیں کہ
 فرمایا مومن کی روح خوشبودار پھولوں کی مانند نکلتی گی، اسکے بعد یہ آیت تلاوت فرمائی
 فَأَمَّا إِنْ كَانَ مِنَ الْمُقَرَّبِينَ فَرَوْحٌ وَرَيْحَانٌ وَجَنَّتْ لَوْعِيمٌ (رب ۲۷-۲۸)
 پھر وہ مرنے والا اگر مقربوں میں سے ہے
 تو راحت ہے اور پھول اور جین کے باغ۔
 اور ابن جریر حاکم و ابن حاتم، حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ سے اسی آیت کے تحت نقل
 کرتے ہیں کہ رَوْحٌ وَرَيْحَانٌ سے مراد روح اور خوشبودار پھول ہیں جو مومن کو مرنے
 کے وقت باہم ملتے ہیں۔

اور ابن ابی الدنیا سیدنا بکر بن عبد ربیع رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ فرمایا جب
 ملک الموت کو مومن کی روح قبض کرنے کا حکم ہوگا، تو وہ جنتی پھول لیکر آئے گا، اور
 پھر کہا جائے گا، اس پھول میں اس کی روح کو رکھ دو۔

اور ابن ابی الدنیا، حضرت ابو عمران الجونی سے روایت کرتے ہیں کہ انھوں نے
 کہا مجھے حدیث پہنچی ہے کہ مومن جب مرتا ہے، تو جنتی پھولوں کا گلدستہ لایا جاتا ہے
 پھر اس میں اس کی روح کو رکھا جاتا ہے۔
 اور ابن ابی الدنیا، مجاہد سے روایت کرتے ہیں کہ مومن کی روح کو جنتی
 حریر کے کپڑے میں لپیٹا جاتا ہے۔

اور ابن جریر و ابن حاتم، ابوالعالیہ سے روایت کرتے ہیں کہ فرمایا ہر مقرب بندہ
 جب دنیا سے رخصت ہوتا ہے، تو جنتی پھولوں کی لٹینی لائی جاتی ہے، اور وہ اسے
 سوگناتا ہے، اسی حال میں اس کی روح قبض کر لی جاتی ہے۔

ابن منبہ حضرت سلمان رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ
 علیہ وسلم نے فرمایا، مومن کو اس کی قبر میں سب سے پہلی بشارت ملے گا کہ اللہ کی
 خوشنودی اور جنت کی تمہیں خوشخبری ہو، اور تمہارا آنا مبارک ہو، بلاشبہ اللہ تعالیٰ نے

صلى الله عليه وسلم قال اذا دفن العبد المؤمن قال له القبر مرحبا واهلا اما ان كنت احب من يحشى على ظهري الى فاذا وليت لك اليوم وصيرت الى فسترى معنى بك فيسمع له مد لصره ويفتح له باب الى الجنة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم انما القبر روضة من رياض الجنة او حفرة من حفرة النار.

ذكر ما يثري به المؤمن عند سؤال منكر ونكير

أخرج البخاري ومسلم عن طريق قتادة عن انس قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان العبد اذا وضع في قبره وتولى عنه أصحابه وانه ليسمع نعالهم قال يا نبيه ما كان فيقعد انه فيقول ان ما كنت تقول في هذا الرجل فاما المؤمن فيقول اشهد انه عبد الله ورسوله فيقولان هذا الذي مقعدك في النار وقد أبد لك عليه مقعدا من الجنة قال النبي صلى الله عليه وسلم خير اهل جميعا قال قتادة وذكر لنا انه يفسم له في قبره سبعون ذراعا ويملا عليه خضرا واخرجه احمد والبوداءة ومن حديث انس ونحوه وزاد في اخره فيقال دعوني حتى اذهب فابشر اهلى فيقال له اسكن واخرج الترمذي وحسنه والبيهقي وابن ابى الدنيا عن ابى هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا قبر الميت اتاه ملكان اسودان ارققان لقال احدهما منكر وللآخر نكير فيقولان له ما كنت تقول في هذا الرجل فيقول هو عبد الله ورسوله اشهد ان لا اله الا الله واشهد ان محمدا عبده ورسوله فيقولان قد كذبت العلم انك تقول هذا ثم يفسم له في قبره سبعون ذراعا في سبعين عرضا ثم يتلو له فيقول دعوني ارجع الى اهلى فلما خبرهم فيقولون ثم لومة العهر من الذي لا يرقظ له الا احب اصله اليه حتى يبعثه الله تعالى من مضجعة ذلك واخرجه ابن ابى شيبة والطبراني في الأوسط وابن حبان

ہر اس شخص کو جو تجھے قبر تک پہنچانے آیا ہے بچھڑی ہے، اور جو تیرے ساتھ موجود ہے
اسکی تقدیر فرماتا، اور جو تیری مصیبت ملنے آئے قبول فرماتا ہے۔

اور ابن سیدنا ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ فرمایا جب
اللہ تعالیٰ کسی مومن کی روح قبض کرانے کا ارادہ فرماتا ہے تو ملک الموت کو وحی فرماتا ہے
کہ نکال بندہ سے میرا سلام کہو۔ پھر جب ملک الموت اسکی روح قبض کر لیتا ہے تو کہتا ہے
کہ تیرا رب تجھ پر السلام علیکم فرماتا ہے۔ اور ابن ابی شیبہ و حاکم اور امام بیہقی نے
شعب اللہ بیان میں اسکی تصحیح کرتے ہوئے، اور ابن مندہ نے محمد قریبی سے روایت کی ہے
کہ جب بندہ مومن کی جان قبض کر لیا جاتی ہے تو کہ ملک الموت کہتا ہے اے اللہ کے ولی السلام علیک
اللہ تعالیٰ بھی تم پر سلام بھیجتا ہے۔ اس کلمہ حضور نے یہ آیت تلاوت فرمائی۔

الَّذِينَ تَتَوَفَّاهُمُ الْمَلَائِكَةُ طَيِّبِينَ يَقُولُونَ
سَلَامٌ عَلَيْكُمُ الْآيَةُ (پاک - ۱۰۶)

ابو نعیم الحلیہ میں مجاہد سے نقل کرتے ہیں کہ فرمایا بندہ مومن کو اپنے نیکو کار فرزند
کی بشارت ہو، تاکہ آسکے بعد اس کی آنکھوں کو وہ ٹھنڈا رکھے۔

اور ابن ابی شیبہ، اور ابن مندہ، ضحاک سے تحت آیت کریمہ لَعَلَّ الْبَشَرَى
فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ (پاک - ۱۲۴)۔ (انہیں خوشخبری ہے دنیا کی زندگی میں
اور آخرت میں) فرمایا معلوم ہے وہ بشارت کس وقت ہے؟ وہ موت سے پہلے ہے۔

اور امام بیہقی مجاہد سے یہ تحت آیت کریمہ
مَرَبَّتَ اللَّهُ تَعَالٰی اسْتَقَامُوا سُبُلًا
عَلَيْهِمُ الْمَلَائِكَةُ الْآيَةُ
ہم اللہ اللہ بھلا اس پر قائم ہے ان پر فرشتے
اُترتے ہیں کہ نہ دُور اور نہ قُرب کرو اور خوش ہو
اُس جنت پر جس کا تمہیں وعدہ دیا جاتا ہے۔
(پاک - ۱۸۴)

نقل کرتے ہیں کہ فرمایا یہ موت کے وقت ہے۔ اور ابن ابی حاتم، مجاہد سے آیت مذکورہ

في صحبه والحاكم والبيهقي في حديث ابى هريرة رضي الله عنه قال قال رسول الله
 صلى الله عليه وسلم والذي نفسي بيده ان الميت اذا وضع في قبره انما يسبح تحق
 لنا الفرح حين يكون عنه فلذا كان مؤمنا جاءت الصلاة عند رأسه والزكوة عن يمينه
 والصوم عن شماله وفضل الخيرة والعروف والاحسان الى الناس من قبل رجله
 فيؤتى من قبل رأسه فتقول الصلاة ليس من قبل مدخل فيؤتى من قبل يمينه
 فتقول الزكوة ليس من قبل مدخل فيؤتى من قبل شماله فيقول الصوم ليس من
 قبل مدخل فيؤتى من قبل رجله فيقول فعل الخيرة وما يليها من المعروف
 والاحسان الى الناس ليس من قبلنا مدخل فيقول له اجلس فيجلس وقد
 مثلت له الشمس قد غربت من الغرب فيقال له اخبرنا عما نسلك
 فيقول دعوني اصلي فيقولون انك مشغل فاخبرنا عما نسلك فيقول عم
 تسألوني فيقال له ما نقول في هذا الرجل الذي كان فيكم فيقول اشهد
 انه رسول الله جاءنا بالبينت من عند ربنا قصدنا واتبعنا فيال صدقت
 على هذا حديث وعلى هذا امت وعليه تبعث ان شاء الله من الامنين و
 يفتقر له في قبره مد بصره ويقال افتحو له بابا الى النار فيفتحه فيقال هذا منزل
 لو عصيت الله فيزداد غبطة وسرورا ويقال افتحو له بابا الى الجنة فيفتحه
 فيقال هذا منزل وما اهد الله لك فيزداد غبطة وسرورا فيعاد
 الجسد الى اصله من التراب ويجعل روحه في النسيم الطيب وهي
 طير احضر تعلق في شجرة الجنة واخرج ابن ابي الدنيا عن ابى هريرة رضي الله
 عنه قال اذا وضع الميت في قبره جاءت اعماله الخالصة فاحتشوته فان
 اتاه من قبل رأسه جاءت قراءة القران واتاه من قبل رجله جاء قيام
 الليل وان اتاه من قبل يديه قامت اليد ان كان والله يبسطنا للدعاء
 والصدقة لا سبيل لكم عليه وان اتاه من قبل فيه جاء ذكره وصيامه

کے تحت نقل کرتے ہیں کہ لا تَخْأَفْكَ اس طلب یہ ہے کہ تم پر موت کے بعد جو گزرتے اس سے نہ ڈرو، اور نہ امر آخرت کا خوف کرو، وَلَا تَخْوَ قَوْلَ الْعَصٰی جودنیا میں اہل وعیال اور قرض وغیرہ چھوڑ دے ہو، اُس کا بھی غم نہ کرو، کیونکہ ہم ان سب کے کفیل ہیں۔
اور ابن ابی حاتم، زید بن اسلم سے روایت کرتے ہیں کہ فرمایا، مومن کی موت کی وقت کہا جائیگا کہ آنے والی بجائے کا خوف نہ کرو، اُس کا ڈر نکال دو، اور نہ دنیا اور اپنے اہل وعیال کا غم کرو، تمہیں جنت کی خوشخبری دی جاتی ہے۔ پھر اس کے دل سے خوف و غم جاتا رہیگا، اور اس حال میں مرے گا کہ اللہ تعالیٰ اُس کی آنکھیں ٹھنڈی کر دے گا۔

راشد ابن ابی حاتم حضرت حسن سے روایت کرتے ہیں کہ اُن سے آیت کریمہ
يَا أَيُّهَا النَّفْسُ الْمُطْمَئِنَّةُ ارْجِعِي إِلَىٰ رَبِّكِ رَاضِيَةً مَّرْضِيَّةً (پ۔ ۱۲۶) یوں کہ تو اُس سے راضی وہ تجھ سے راضی
کے بارے میں پوچھا گیا، تو فرمایا کہ اللہ تعالیٰ جب اپنے بندہ مومن کی روح قبض کر لیا اور فرماتا ہے تو نفس کو اللہ کی طرف مطمئن فرماتا ہے، اور وہ نفس اُس سے مطمئن ہو جاتا ہے۔
اور امام بیہقی نے المشیخۃ البغدادیہ میں فرمایا کہ میں نے ابوسعید اور حسن بن علی و اعظا کو کہتے سنا ہے کہ میں نے محمد بن حسن کو کہتے سنا کہ میرے والد کہتے تھے کہ میں نے بعض کتابوں میں دیکھا ہے کہ اللہ تعالیٰ ملک الموت کی ہتھیلی پر نورانی خط سے بسم اللہ الرحمن الرحیم ظاہر فرمائیگا، پھر وہ حکم فرمائیگا کہ عارف کی وفات کے وقت اس ہتھیلی کو سامنے کرے، وہ عارف اسے پڑھے گا، جب اُس کی نظر اُس پر پڑے گی، تو عارف کی روح اُسکی طرف پہنچنے میں جلدی کرے گی، یہاں تک کہ ہلک جھپکنے میں روح نکل آئے گی۔

اور "الفردوس" میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی عامرومی سے کہ اللہ تعالیٰ جب اُن مسلمانوں کی روحیں قبض کرنے کا حکم ملک الموت کو دیا جن پر گناہوں کی بدولت جہنم واجب ہو چکی ہے، تو فرمائیگا کہ انھیں سزائے جنت کے بعد جنت کی بشارت دے

وكذلك الصلوة قال والصبر ثلجية فيقول اما انا لو رأيت ظلالا كنت صاحبه
وتجأش عنه أعماله الصالحة كما تجأش الرجل عن أخيه وصاحبه و
أهله وولده وإيقال له عنه ذلك نعم بارت الله لك في مفتحك فتعبر
الحال مالك ولعمد الاصحاب اصحابك، وآخريه احمد عن اسماء عن
النبي صلى الله عليه وسلم قال اذا دخل الانسان في قبره فان كان مؤمنا اخذ
به عمله الصلوة والصوم فيأتيه ملك من نحو الصلوة فتدوره ومن نحو الصيام
فتدوره فيأتيه فيناويه اجلس فيجلس فيقول ما تقول في هذا الرجل
يقال من قال محمد فيقول اشهد انه رسول الله فيقول ما يدريك اذ ركبته
قال اشهد انه رسول الله قال فيقول على ذلك عشت وعليه مت و
عليه تبعث، وآخريه الحافظ ابو القاسم اللالكائي في السنة بسنداه عن
محررين نصر الصالحين قال كان ابي موالعا بالصلوة على الجنائز فقال يا بني حضرت
يوم جنازة فلما ذهبوا بذلك ودفنوها نزل القبر انفسان ثم خرج واحد
ولقى الآخر وحتى الناس التراب فقلت يا قوم يدفن حتى مع ميت فقالوا
ما ثم احد فقلت لعله شبيه لي رجعت فقلت ما رأيت الا اثنين خرج
واحد وبقي الآخر فقلت لا ابرح حتى يكشف الله لي ما رأيت فجمعت
الى القبر فقرأت عشر مرات يس وتبارك المالك ولبيت فقلت
يا رب اكشف لي عما رأيت فاني خائف على عقلي وديني قال شق القبر
وخرج منه شخص فولي ما دراه فقلت يا هذا بمعبودك الاوقفت لي
اسئلك فما التفت الى فقلت له الثانية والثالثة فالتفت وقال انت
نصر الصالحة قلت لعلم قال ما تعرفني قلت لا قال نحن من ملائكة
الرحمة وكلنا باهل السنة اذا وضعوا في قبورهم نزلنا حتى نلقنهم الحجة
وفاب عنى وحكى اليافعى في روض الرياحين عن شقيق البلخي قال طلبنا

لہذا یہ سزا اتنی ہی ہوگئی جتنی انکے عمل کے لائق ہے، اتنی دیوہ جنہم میں سے کہنے والے جہاں آدم علیہ السلام

میتیں ارواح کی ملاقات اور اس سے استفسارات

طبرانی نے اوسط میں ہر روایت حضرت ابوالیوب انصاری رضی اللہ عنہ سے نقل کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جب مومن کی روح قبض ہو جاتی ہے، تو اللہ تعالیٰ کی رحمت والے بندے اُس سے ملاقات کرتے ہیں جو طرح دنیا والے اچھے خیر لائقوں کے ملاقات کر رہے فرشتے کہیں گے، دیکھو اپنے بھائی کو آرام لینے دو، کیونکہ وہ ابھی شدید تکلیف سے آیا ہے۔ پھر کچھ عرصہ بعد وہ ارواح کو چھینگی، فلاں کا کیا حال ہے، اور فلاں عورت نے نکاح کیا ہے؟ وغیرہ اور بڑا پسندیدہ صحیح سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ جب موت آتی ہے تو بندہ کو اٹھایا جاتا ہے، اور وہ معائنہ کرتا ہے، جو معائنہ کرنا ہوتا ہے، تو وہ پسند کرتا ہے کہ کاش میری روح نکل جاتے، اور اللہ تعالیٰ اُسکی ملاقات کو محبوب رکھتا ہے۔ چنانچہ بندہ کی روح کو آسمان پر لیجا یا جاتا ہے، وہاں مسلمانوں کی روحیں آتی ہیں، اور اُس سے دنیا میں جان سپرد والوں کی خبریں پوچھتی ہیں۔

اور امام احمد، عبد اللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، مسلمانوں کی روحیں ایک دن کی مسافت تک باہم ملاقات کرتی ہیں، حالانکہ ان میں سے کوئی ایک دوسرے کو پہلے سے نہ جانتے تھے۔

اور ابن ابی الدنیا، ابن ابیہ سے روایت کرتے ہیں کہ فرمایا جب بشر ابن ہزار بن معروف کا انتقال ہوا، تو انکا عظم اُنکی والدہ پر نہایت شدید ہوا، تو انھوں نے حضور سے عرض کیا، یا رسول اللہ! بنی سلسہ کا مرنے والا کوئی مرے تو کیا وہ مردے کو بھیجتا ہے؟ اگر بھیجتا ہے، تو میں بشر کی طرف سلام کہلواؤں۔ حضور نے فرمایا ہاں! قسم اُس ذات کی جسکے دستِ قدرت میں میری جان ہے، تمام روحیں ایک دوسرے کو بھیجتی ہیں۔

ضياء القبور فوجدناه في صلوة الليل وطلبنا جواب متكرر وكثير فوجدناه في قسمة
القرآن وطلبنا العبور على الصراط فوجدناه في الصوم والصدقة وطلبنا ظل
يوم الحساب فوجدناه في الخلوة وأخرج الترمذي وحسنه البيهقي عن
ابن عمر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ما من مسلم أو مسلمة
يموت ليلة الجمعة أو يوم الجمعة الا وفي عذاب القبر وقتة القبر ولقي الله
والحساب عليه وجاء يوم القيمة ومعه شهيد وشهد له أو طابع وقد وثق
الاحاديث والنصوص العلماء باستشاعة جماعة من السؤال منهم الشهداء
والصديقون والمرايطون والمطيعون وكذلك الاطفال في ارجح القولين.

ذكر المالمؤمن في قبره

أخرج البيهقي وابن أبي الدنيا عن ابن عمر قال قال رسول الله صلى الله
عليه وسلم القبر روضة من رياض الجنة أو حفرة من حفر النار
وأخرج الترمذي مثله من حديث أبي سعيد الخدري وأخرج الطبراني
في الاوسط مثله من حديث أبي هريرة وأخرج احمد والنسائي وابن ماجه
عن ابن عمر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان الرجل اذا توفي
في غير مولده يفسح له من مولده الى متقطع اثره وأخرج ابن مندة
عن ابن مسعود قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان ارحم ما يكون الله
بالعبد اذا وضع في حفرته، وأخرج الديلمي ليفسح للرجل في قبره كبعدة من
اهله، وأخرج ابن مندة عن أبي هريرة رضي الله تعالى عنه عن رسول الله
صلى الله عليه وسلم قال المؤمن في قبره في روضة خضراء ويوحى له
في قبره سبعون ذمًا واثنا عشر ثناء في قبره كليله البهائم، وأخرج الديلمي عن
النسائي قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان ارجح ما يكون الله تعالى

جس طرح درختوں پر پرندے پہچانتے ہیں۔ اسکے بعد وہ بنی سلمہ کے ہر مرنے والے فرد کے
اس باتیں اور کہتیں، اے فلاں! تجھ پر سلام ہو۔ وہ جواب دیتا: علیک السلام۔ پھر وہ
کہتیں: بشر سے بھی سلام کہنا۔

اور ابن ابی الدنیا، حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ فرمایا
جب مسلمان مرجا تا ہے تو اسکی اولاد اسکا استقبال کرتی ہے جس طرح غائب کا استقبال ہوتا ہے۔
اور ابن ابی الدنیا، ثابت البنانی سے روایت کرتے ہیں کہ انھوں نے کہا ہمیں
حدیث پہنچی ہے کہ جب مسلمان مرجا تا ہے تو آگے جائیو گے اسکے تمام عزیز و اقارب سے طہارتیں
اور وہ اس سے خوش ہوتے ہیں اور وہ اُن سے خوش ہوتا ہے جس طرح کوئی مسافر اپنے گھر میں ایس آتا ہے

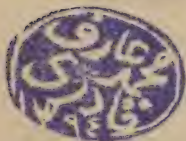
غسل دینے والے اور تجہیز کرنے والوں کو مَرُوے کا پہچانتا

امام احمد و طبرانی "اوسط" میں، اور ابن ابی الدنیا و ابن مندہ، حضرت ابو سعید
خدری رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
مَرُوے پہچانتا ہے کہ کون اسے غسل دے رہا ہے، اور کون اسے اٹھا رہا ہے، اور کون
اسے کفن پہنا رہا ہے، اور کون اسے قبر میں اتار رہا ہے۔

افسار لغیم "حلیہ" میں حضرت محمود بن دینار رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ فرمایا
ہر مرنے والے کی روح فرشتہ کے ہاتھ میں ہوتی ہے، وہ اپنے جسم کو دیکھتی ہوئی ہے کہ
کس طرح غسل دیا جا رہا ہے، اور کس طرح کفن پہنایا جا رہا ہے، اور کس طرح کھایا جا رہا ہے، اور وہ
ابھی تخت پر ہوتا ہے کہ اس سے کہا جاتا ہے، سن کہ لوگ تیری کیسی تعریف کر رہے ہیں۔
اور ابن ابی الدنیا، سفیان سے روایت کرتے ہیں کہ فرمایا، مَرُوے ہر ایک کو پہچانتا ہے
یہاں تک کہ وہ نہالنے والے سے کہتا ہے، مجھ پر زور آزمائی نہ کر۔ ابھی وہ تخت پر ہوتا ہے
کہ اس سے کہا جاتا ہے، لوگوں کی زبان سے اپنی تعریف سن!

بالعباد إذا وضع في قبره، وأخرج الديلمي في الفهرست عن ابن عباس
قال قال رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم إذا مات العالم صور الله له
علمه في قبره فيؤنسه إلى يوم القيمة ويد راعنه هو الأرض، وأخرج
الإمام أحمد في الزهد قال أوحى الله إلى موسى تعلم الخير وعلمه الناس
فألقى منوراً معلماً العلم ومعلمه قبورهم حتى لو استوحشوا بمكانهم، وأخرج
ابن مندة عن ابن كاهل قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من كفا إذا
عن الناس كان حقاً على الله أن يكف عنه عذاب القبر، وحكى الياقني روض
الرباحين عن بعض الأولياء قال سألت الله تعالى أن يريني مقامات أهل
المقابر فم رأيت في ليلة من الليالي القبور قد انشقت وإذا فيهم التائم على
السور وفيهم اليائي والضاحك فقلت يارب لو شئت سأويت بينهم في
الكرامة فتأدى منادى من أهل القبور يا فلان هذه منازل الأعمال
أما أصحاب السند من فهم أصحاب الخلق الحسن وأما أصحاب الحرير والديباج
فهم الشهداء وأما أصحاب الریحان فهم الصائمون وأما أصحاب السرفهم
المتحابون في الله وأما أصحاب البكاء فهم المذنبون قال الياقني رؤية
الموتى في خير أو شر نوع من الكشف يظهره الله بتشيير أو مواعظ أو
لمصلحة الميت أو استدأخيره أو قضاء دين أو غير ذلك ثم هذه الرؤية
قد تكون في النوم وهو الغالب وقد تكون في اليقظة وذلك من كرامات
الأولياء أصحاب الأحوال قال في كفاية المعتقد أخبرنا بعض الأخيار
عن بعض الصالحين أنه كان يأتي قبر والده في بعض الاوقات ويحدثه
وأخرج الألكا في السنة بسند عن يحيى بن معين قال لي حفاً عجيب
ما رأيت من هذه المقابر أني سمعت من قبرائنا كائين المولى
وسمعت من قبر المؤمن يؤذن وهو يجيبه من القبر -

اور ابن ابی الدنیا، بکر المزنی سے روایت کرتے ہیں، وہ کہتے ہیں کہ مجھ سے حدیث بیان کی گئی کہ مُردہ قبرستان پہنچانے میں جلدی کرنے سے خوش ہوتا ہے۔
اور سیدنا ابوالیوب الفزاری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ فرمایا، مُردہ کے اہل و عیال کو حکم دیا گیا ہے کہ وہ اُسے جلد تر و دفن کریں۔



مُردہ پر آسمان و زمین کا رونا

امام ترمذی، ابوالعلی، اور ابن ابی الدنیا، حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر انسان کیلئے آسمانی دو دروازے ہوتے ہیں ایک دروازہ جس سے اُسکے عمل چڑھتے ہیں، اور دوسرا دروازہ جس سے اُس کا رزق اُترتا ہے۔ پھر جب بندہ مومن مرجاتا ہے، تو وہ دونوں دروازے اُس پر ملتے ہیں۔
اور ابن ابی الدنیا، سیدنا علی ابن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ فرمایا مومن جب مرجاتا ہے، تو زمین میں سجدہ گاہ اور آسمان میں اُسکے عمل چڑھنے کا دروازہ ہوتا ہے اور البقیع، غطا، خراسانی سے روایت کرتے ہیں کہ زمین کا وہ ٹکڑا جس پر مسلمان بندہ سجدہ کرتا ہے قیامت کے دن اُسکی گواہی دینگا، اور مرنے کے دن اُس پر روئے گا۔

اور ابن عدی الکامل میں اور ابن مندہ و ابن عساکر اپنی تاریخ میں سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، بندہ مومن جب مرجاتا ہے تو قبرستان کی زمین اُسکے مرنے سے خوش ہو جاتی ہے، اور ہر ٹکڑا ایسی خواہش کرتا ہے کہ اُسے یہاں دفن کیا جائے۔

مومن کو قبر کے دفنانے میں کمی

امام ترمذی اور ابن مندہ، سیدنا سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں

ذكر صلوة الموتى في قبورهم

أخرج أبو نعيم في الحلية عن جبير قال أما والله الذي لا إله إلا هو لقد دخلت ثابته البناي في لحدة ومعى حميد الطويل فلما سوينا عليه اللبن سقطت لبنه فاذا هو في قبرة يصلي وكان يقول في حياته اللهم ان كنت اعطيت احدا من خلقك الصلوة في قبرة فاعطيتها فما كان الله ليرد دعاءه -

ذكر قراءة الموتى في قبورهم

أخرج الترمذي وحسنه البيهقي عن ابن عباس قال ان بعض اصحاب النبي صلى الله عليه وسلم جلس على قبر وهو لا يحسب انه قبر فاذا فيه انسان يقرأ سورة الملك حتى ختمها فأتى النبي صلى الله عليه وسلم فأكبره فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم هي المعلقة وهي المنجية تنجي من عذاب القبر قال أبو القاسم السعدي في كتاب الاقسام هذا الصديق من رسول الله صلى الله عليه وسلم بان الميت يقرأ في قبرة فان عبد الله أخبره بذلك وصدقته رسول الله صلى الله عليه وسلم وأخرج ابن مندة عن طلحة بن عبيد الله قال اردت مالي بالغابة فادركني الليل فاويت الى قبر عبد الله بن عمر وبن حرام فسمعت قراءة القرآن في القبر ما سمعت احسن منها فحجثت الى رسول الله صلى الله عليه وسلم فذكرت ذلك له فقال ذلك عبد الله لم تعلم ان الله قبض ارواحهم فجعلها في قناديل من زبرجد وياقوت ثم علقها وسط الجنة فاذا كان الليل ردت اليهم ارواحهم فلا تزال كذلك حتى يطلع الفجر فاذا اطلع الفجر ردت ارواحهم الى مكانها الذي

کہ یہ دنیا عائشہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا، یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مجھ سے
منکر و نکیر اور قبر کے دبائے کے بارے میں آپ لے جب سے فرمایا ہے مجھے کوئی چیز اچھی
معلوم نہیں ہوتی، فرمایا، اے عائشہ! مسلمانوں سماعت میں منکر و نکیر کی آواز
معلوم دینی جیسے آنکھ میں سرمہ، اور مومن کو قبر ایسے دبائیگی، جیسے مہربان شفیقہ
ماں اچھکے اُسکا بیٹا اُس سے درد سُر کی شکایت کرتا ہے، تو وہ اُسکے سر کو نرمی
کے ساتھ دباتی ہے۔ لیکن اے عائشہ! اُن لوگوں کے لیے خرابی ہے، جو اللہ تعالیٰ
کے بارے میں شک کرتے ہیں، اُنکو اُنکی قبر ایسے دبائیگی، جیسے اللہ سے پرہیزوار اچھے
آدمی ابن ابی الدنیا، محمد تمیمی سے روایت کرتے ہیں کہ فرمایا، قبر کے دبائے کے
بارے میں کہا جاتا ہے کہ اسکی اصل یہ ہے کہ زمین چونکہ ہنزلہ ماں کے ہے، کیونکہ
اُس سے انسان کی تخلیق ہے، چونکہ وہ طویل عرصہ تک اُس سے غائب رہا، اب جبکہ
اُسکی یہ (عنصری) اولاد اُسکی طرف لوٹتی ہے، تو وہ انہیں اس طرح دباتی ہے جس طرح شفیقہ
ماں اپنی اُس اولاد کو سینہ سے چپٹاتی ہے، جو عرصہ تک اُس سے غائب اور دور رہا ہو اور اب
آیا ہو۔ لہذا جو اللہ کا فرمانبردار یعنی مسلمان ہے، تو زمین اُسے نرمی و محبت سے دباتی ہے، اور جو
نافرمان یعنی کافر ہے، تو اُسے سختی سے دباتی، اور اُس پر ناراضگی اور غضب کا اظہار کرتی ہے۔

قبر کا مومن کو مرحبا کہنا

امام ترمذی سند حسن کے ساتھ سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت
کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، بندہ مومن کو جب قبر میں دفن ہو کر جیتے
ہیں تو قبر اُس سے کہتی ہے، مَوْحِبًا وَ اَهْلًا اَلْجَنَّةِ اَلْجَنَّةِ تَوْبَتِی اُثْبَتَی پر چلتا تھا، اور میں تجھے
محبوب رکھتی تھی، لیکن آج تو میری پناہ اور دامن میں آیا ہے اور میری طرف رجوع کرتا ہے
اب تو دیکھ لیا کہ میں کیا کرتی ہوں۔ اُسکے بعد وہ حدِ نگاہ تک کشادہ ہو جائیگی، اور رحمت کی

قال حدثني الذين كانوا يمرون بالحسن بلا سحار قالوا كنت اذا مررتا بجبانة قبر
 ثابت البناني سمعت قراءة القرآن، واخرج ابن مندة عن عكرمة قال يؤتى
 المؤمن مصحفاً يقرأ فيه، واخرج ابن مندة عن عاصم السقطي قال حضرنا
 قبراً بلخ فقب في قبره فاذا شيخ في القبر متوجه الى القبلة وعليه ازار اخضر
 واخضر ما حوله وفي حجره مصحف يقرأ فيه، واخرج ابن مندة عن ابي
 النصر النيسابوري الحفاري كان صالحاً ورعاً قال حفرت قبراً فافتح في القبر
 قبر اخر فظهرت فيه فاذا انا بالشاب حسن الثياب حسن الوجه طيب الرائحة
 جالساً متربعا في حجره كتاب مكتوب بخط احسن ما رأيت من المخطوط
 وهو يقرأ القرآن فظهر الشاب الى وقال اقامت القيمة فقلت لا
 فقال اعد المداينة على الى موضعها فاعدتها الى موضعها -
 وتقل السهميلي في دلائل النبوة عن بعض الصحابة انه حفر قبراً في وطن
 فافتحت طاقة فاذا شخص على سريره وبين يديه مصحف يقرأ فيه و
 امامه روضة خضراء وذلك باحد وعلم انه من الشهداء لانه رأى في
 صفحه وجهه جرحاً واورد ذلك ابن حبان في تفسيره وحكى اليافعي في
 روض الرياحين عن بعض الصالحين قال حفرت قبر رجل من العباد و
 لحدته فيمن انا السوي اذا سدت لبنة من لحد يلية فظهرت فاذا شيخ
 جالس في القبر عليه ثياب بيض تقنع وفي حجره مصحف من ذهب
 مكتوب بالذهب وهو يقرأ فيه فرفع رأسه الى وقال لي اقامت القيمة
 فقلت له لا فقال رد اللبنة الى موضعها فاذك الله تعالى فرددتها وقال
 اليافعي البزار وينا عن حفرة القبور من الثقات انه حفر قبراً فاشرف منه
 على انسان جالس على سريره ويده مصحف يقرأ فيه وتحت يده رفقش عليه،
 واخرج من القبر يرد ولم يتالك مما اصابه فلم يبق الا اليوم الثالث -

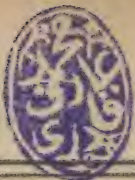
کھڑکی اُسکے لیے کھول دی جائیگی۔ راوی بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، بلاشبہ قبر جنت کے باغوں کی ایک کیاری ہے، یا جہنم کے گڑبوں میں ایک گڑھا

منکر و نکیر کے سوال کی وقت مومن کو خوشخبریاں پانا

امام بخاری و مسلم بطریق قتادہ سیدنا النبی رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، بندہ کو جب قبر میں دفن کر دیتے ہیں اور اُسکے ساتھی واپس لوٹتے ہیں تو وہ انہی جوتیوں کی آواز سنتا ہے۔ فرماتے ہیں کہ اُس وقت دو فرشتے آتے ہیں اور اُس سے پوچھا کرتے ہیں مَا كُنْتَ تَقُولُ فِي هَذَا الرَّجُلِ، یعنی تو اس شخص (رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم) کے بارے میں کیا کہا کرتا تھا؟ اب اگر وہ مسلمان ہے تو کہتا ہے کہ یہ اللہ کے بندے اور اُسکے رسول ہیں۔ پھر وہ دونوں فرشتے کہتے ہیں، دیکھو اگر تو یہ جواب نہ دیتا تو تیرا ٹھکانا جہنم تھا، اب اللہ تعالیٰ نے میرے لیے اسے جنت سے بدل دیا ہے۔ پھر وہ دونوں کو دکھائیں گے حضرت قتادہ فرماتے ہیں کہ حضور نے ہم سے یہ بھی بیان فرمایا کہ پھر اُسکے لیے قبر کو ستر کر کشادہ کر دیا جائے گا جس پر سبزہ ہوگا۔

امام احمد و ابوداؤد سیدنا النبی رضی اللہ عنہ کی حدیث کی مثل بیان کر کے اتنا مزید بیان کرتے ہیں کہ پھر کہا جائیگا کہ مجھے چھوڑو، تاکہ میں اپنے گھر والوں کو اس کی بشارت دیدوں۔ کہا جائیگا، ابھی صبر کرو۔

امام ترمذی بسند حسن، اور امام بیہقی و ابن ابی الدنیا، سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جب مردہ قبر میں رکھا جائے گا تو سرخ و سیاہ (چنگرے رنگ) کے دو فرشتے آتے ہیں، ایک کو منکر و نکیر کو پوچھا جائے گا، وہ دونوں کہیں گے، تم اس شخص کے بارے میں کیا کہا کرتے تھے؟ وہ کہے گا



ذكر تعليم الملائكة المؤمنين القرآن في قبورهم

أخرج أبو الحسن ابن شبران في فوائده في طه ابق عطية العوفي عن أبي سعيد الخدري قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من قرء القرآن ثم مات ولم يستظهره أتاه ملك يعلمه في قبره فيلقى الله وقد استظهره وأخرج ابن أبي الدنيا وابن منداه عن عطية العوفي قال بلغني أن العبد المؤمن إذالقى الله تعالى ولم يتعلم كتابه علمه الله تعالى في قبره حتى يشبه عليه. وأخرج ابن أبي الدنيا عن الحسين قال بلغني أن العبد المؤمن إذا مات ولم يحفظ القرآن أم حفظه أن يعلمه القرآن في قبره حتى يعثه الله تعالى يوم القيمة مع أهله. وأخرج ابن أبي الدنيا عن يزيد الوقاشي قال بلغني أن المؤمن إذا مات وقد بقي عليه شيء من القرآن لم يتعلمه بعث الله ملائكة يحفظونه ما بقي عليه منه حتى يبعث من قبره.

ذكر كسوة المؤمن في قبره

أخرج عبد الله بن أحمد بن حنبل في زوائد الزهد عن عبادة بن بشر قال لما حضر أبا بكر الوفاة قال لعائشة اغسلي ثوبي هذين وكفيني بهما فانما أبو بكر أحد الرجلين أما مكسوا أحسن الكسوة أو ملبوس أسوأ الملبوس. وأخرج ابن أبي الدنيا عن مجيب بن راشد أن عمر بن الخطاب قال في وصيته أقصد واغني كفتي فانما إن كان لي عند الله خير أبد لي ما هو خير منه وإن كنت على غير ذلك سلبني وأسرع سلبني وأقصد واغني حفرتي فانه إن كان لي عند الله خير وسع لي في قبري من البصر وإن كنت على غير ذلك ضيق علي حتى تختلف أضلاعي. وأخرج سعيد بن منصور في سننه وابن شعبة في المصنف

یہ اللہ کے بندے اور اللہ کے رسول ہیں اور میں شہادت دیتا ہوں کہ اللہ کے رسول کوئی معبود نہیں اور محمد مصطفیٰ (صلی اللہ علیہ وسلم) اس کے بندے اور اس کے رسول ہیں، وہ فرشتے کہیں گے ہم جانتے تھے کہ تو یہی کہیگا۔ پھر اس کی قبر شتر گز لیسی اور شتر گز جوڑی کر دی جائیگی۔ پھر خوشخبریاں سنائی جائیں گی۔ اس وقت وہ کہیگا مجھے چھوڑو، تاکہ میں تمہارے والد کو اس کی خبر دیدوں۔ پھر فرشتے کہیں گے، اُس دہن کی مانند سو جا، جسے اس کا محبوب ہی جگاتا ہے، یہاں تک کہ حق تعالیٰ اسے اُس جگہ سے اٹھائے۔

اور ابن ابی شیبہ و طبرانی اور مسلم، ابن حبان اپنی صحیح میں، اور امام بیہقی حرمین ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ میں اپنی سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، قسم ہے اُس ذات کی جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے، جب مردہ کو قبر میں رکھ دیا جاتا ہے، تو ساتھیوں کے جوتوں کی آواز سُنتا ہے، جبکہ وہ اُس کے پاس سے لوٹتے ہیں۔ اب اگر وہ مسلمان ہے، تو نماز اُس کے سر پر ہے، زکوٰۃ اُس کے سامنے، روزہ اُس کے بائیں، اعمالِ حسنہ و نیکیاں اور لوگوں کے ساتھ کیے گئے احسانات اُس کے سامنے پاؤں کی جانب آتے ہیں۔ پھر سر پرانے کی جانب آنیوالا کہتا ہے کہ میں نمازوں میں میری جانب سے کوئی تکلیف نہیں ہو سکتی، اور اپنی جانب آنیوالا کہتا ہے، میں زکوٰۃ ہر گز میری جانب سے کوئی سرخ نہیں گزر سکتا، اور بائیں جانب آنیوالا کہتا ہے، میں روزہ ہوں میری سمت سے عذاب راہ نہیں پاسکتا، اور پاؤں کی جانب سے سامنے آنیوالا کہتا ہے میں اعمالِ حسنہ، نیکیاں اور احسانات ہوں، میرے سامنے سے کوئی بھتی نہیں گزر سکتی۔ پھر اُس سے کہا جائیگا بلٹھو جا، وہ بیٹھ جائیگا، اور ایک چمکتا روشن آفتاب وہاں ہو گا وہ وقت ایسا معلوم ہو گا کہ غروب آفتاب کا وقت ہے، اُس سے کہا جائیگا ہمارے سوالوں کا جواب دے، وہ کہیگا مجھے چھوڑو، پہلے میں نماز عمر ادا کروں (کیونکہ آفتاب غروب ہوتا نظر آ رہا ہے) فرشتے کہیں گے، تجھے مشغول کر دیا گیا ہے پہلے ہمارے



انه قال عند موته ابتاعوا لي ثوبين ولا عليكم فان يصيب صاحبكم خيل البسني
خيلاً منها ولا اسلبها مسلماً مسلماً، واخرج ابن سعد في الطبقات والبيهقي
من طريق حديث يفة انه قال عند موته اشترى لي ثوبين ابيضين فانهما لا
يتروكان علي الا قليلاً حتى ابدل بهما خيلاً منهما او شتراً منهما، واخرج سعيد
ابن منصور عن عليه بنت ابان بن هيفي الغفاري صاحب رسول الله صلى الله
عليه وسلم قالت ادصايا الي ان لا تكفنه في قميص قالت فلما اصبحتا من
الغد من يوم وفاء اذا نحن بالقميص الذي كفناه فيه على المشيب -

ذكر البقراش للمؤمن في قبره

اخرج ابن جرير وابن ابى حاتم وابن منذر في تفاسيرهم والبيهقي في
الجليّة عن مجاهد في قوله تعالى فلا نفْسُهم يَمُرُّونَ قال في القبر، واخرج
ابن المنذر عن مجاهد في الآية قال ليسون المضاجع، واخرج ابن ابى الدنيا
والبيهقي عن ابى صبرة قال يقال للمؤمن في قبره او قد وقد وة العروس -

ذكر ترأوا الموتى في قبورهم

واخرج الترمذي وابن ماجه وابن ابى الدنيا والبيهقي في شعب الايمان
عن ابى قتادة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا ولى احدكم اخاه
فليحسن كفنه فانهم يتراءون في قبورهم قال البيهقي بعد تحريمه وهذا
لا يخالف قول ابى بكر الصديق رضى الله عنه في الكفن انما هو للمهلة والصديق
لان ذلك كذلك في رؤيتنا ويكون كما شاء الله في علم الله كما قال في
الشهد ابريل احياء عند ربهم يرزقون وهو فانهم يتشعرون
في الدنا ولم يتشفون وانما يكونون كذلك في رؤيتنا ومكوتهم في القبور

سوالوں کا جواب ہے۔ وہ کہیں گے کہ کیا تمہارا سوال ہے۔ تب اس سے کہا جائے گا کہ تم اس شخص کے بارے میں کیا کہتے ہو جو تم میں مبعوث ہوا ہے؟ وہ کہیں گے میں گواہی دیتا ہوں کہ یہ اللہ کے رسول ہیں، یہ ہمارے پاس خدا کی طرف سے بیانات و دلائل لائے ہوئے ہیں۔ اور اسی پر تمہارا انتقال ہوا، اور اسی پر اللہ تعالیٰ تم محفوظ لوگوں کے ساتھ آسمان لے جاؤ گے۔ اور حدنگاہ تک اس کی قبر کو شادہ کر دیا جائیگا۔ کہا جائیگا پہلے جہنم کی کھڑکی کھولو۔ پھر وہ کھول کر کہیں گے کہ یہ تمہارا ٹھکانا تھا، اگر تم خدا کی نافرمانی کرتے۔ پھر رشک و مسرت زیادہ کی جائیگی، اور کہا جائیگا کہ اب جنت کی کھڑکی کھولو وہ اسے کھول کر کہیں گے، اب یہ ہے تمہارا مسکن جبکہ اللہ تعالیٰ نے تم سے وعدہ کیا تھا اس وقت رشک و مسرت اور زیادہ بڑھے گی۔ اسکے بعد جسم کا اس کی اصل یعنی مٹی کی طرف لوٹا دیا جائیگا، اور اس کی روح ہنر پرند کی شکل میں خوشبودار ہوا میں اڑ کر جنت کے درخت پر بیٹھ جائے گی۔

اور ابن ابی الدنیا، سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ فرمایا جب مردہ کو قبر میں رکھ دیا جاتا ہے تو اس کے خلیص والے اعمال آگرا سے گھیر لیتے ہیں۔ پس جو اس کے سر پر لٹے کی بنیاد آتا ہے وہ قرأت قرآن ہے، اور جو پاؤں کی جانب آتا ہے وہ رات کے نوافل میں قیام ہے، اور جو اس کے داہنے بائیں جانب سے آتے ہیں وہ کہتے ہیں ہم تیرے وہ دونوں ہاتھ ہیں کہ خدا کی قسم! جب تم انھیں دعاؤں و صدقہ کیلئے پھیلاتے تھے، آج تمہارے لیے کوئی خطرہ نہیں۔ اور جو اس کے سامنے سے آتا ہے، وہ اس کا ذکر و ثناء ہے اور اسی طرح نماز ہے۔ فرمایا اور صبر ایک گوشہ سے کہتا ہے، اگر تمہیں خلل معلوم ہو تو میں تمہارا ہنہشیں ہوں۔ اور اعمال صالحہ اس سے وحشت کو دور کرینگے، جس طرح آدمی سے اس کے بھائی، دوست، گھر والے اور اولاد وحشت کو دور کرتی ہے۔ اس وقت

كما أخبر الله عنهم ولو كانوا في رؤيتنا كما أخبرنا الله تعالى عنهم لا ارتفاع الايمان بالغيب
 وأخرج الحرث بن ابي اسامة بسنده عن جابر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم
 حسنوا الكفان موتاكم فانهم يباهون ويتزادون في قبورهم، وأخرج ابن عدي في
 الكامل من حديث ابي هريرة مرفوعاً مثله، وأخرج الخطيب في التاريخ من
 حديث الثعلبي مرفوعاً مثله، وأخرج ابن ابي شيبة في المصنف عن ابن سيرين
 قال كان يحب حسن الكفن ويقال انهم يتزادون في أكفانهم، وأخرج السلفي
 في المشيخة البغدادية عن محمد بن سيرين قال كانوا يستحبون ان يكون الكفن
 ملفوفاً مزدواً وقال انهم يتزادون في قبورهم، وأخرج ابن ابي الدنيا في كتاب
 المنايا بسند لا بأس به من مراسيل راشد ابن سعيد ان رجلاً توفيت
 امرأته فرأى لثاء في المنام ولم ير أماً له معصن فسأل عن فلقن انكم
 قصيتم في كفنها فهي تستحي ان تخرج معنا فأتى الرجل النبي صلى الله عليه وسلم
 فاخبره فقال النبي صلى الله عليه وسلم انظر هل الى ثقة من سبيل فأتى
 رجلاً من الانصار قد قصيتم له الوفاة فاخبره فقال الانصاري ان كان احد
 يبلغ الموتى بلغت فتوفى الانصاري فجاء بشويين مصبوغين بالزعفران
 فجعلهما في كفن الانصاري فلما كان الليل رأى النسوة معهن امرأته
 وعليها الثوبان الاصفران، وأخرج الشيخ ابن حبان في كتاب الوصايا عن علقم
 بن قبيصة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من لم يؤمن لم يؤذن له
 في الكلام مع الموتى قيل يا رسول الله وهل يتكلم الموتى قال نعم ويتزادون
 وأخرج ابن ابي الدنيا عن سعيد قال ان الميت اخذ وضع في لحده اناه اهله وولده
 فسأله عن خلف بعد ذلك كيف فلان وما فعل فلان، وأخرج أيضاً مجاهد ان
 الرجل ليسر لصلاح ولده في قبره قال ابن القيم الارواح قسمان متعبة و
 من دابة فاما المتعبة فهي في شغل عن التزاور والتلاقي واما المنعوبة بالرسالة

اسوقت اُس سے کہا جانیگا، اللہ تعالیٰ تمہارے مسکن میں برکت عطا فرمائے، اور تمہاری حالت کو بہترین بنائے، کتنے اچھے تمہارے دوست و اصحاب ہیں۔

اور امام احمد بروایت اسماء بنتی عمر رضی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ جب انسان اپنی قبر میں داخل ہوتا ہے، تو اگر وہ مسلمان ہے، تو اُسے نماز روزے کے اعمال گھیر لیتے ہیں۔ پھر اگر عذاب کا فرشتہ نماز کی جانب سے آتا ہے، تو وہ اُسے لٹا دیتی ہے، اور اگر روزے کی جانب سے آتا ہے تو وہ اُسے روک دیتے ہیں۔ اسکے بعد منکر و نکیر آکر کہتے ہیں بیٹھ جاؤ، پھر وہ بیٹھ جاتا ہے۔ وہ سوال کرتے ہیں کہ اُس شخص کے بارے میں کیا کہتے ہو، چمکا اسم گرامی محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہے، وہ جواب دیتا ہے کہ میں شہادت دیتا ہوں کہ یہ اللہ کے رسول ہیں۔ وہ کہیں گے یہ تمہیں کس سے معلوم ہوا؟ وہ کہیں گے میں گواہی دیتا ہوں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تعلیم دی، پھر کہیں گے بیشک تم اس پندہ سے آؤ اور اسی پر مہر ہے، اور اسی پر تم اٹھائے جاؤ گے۔

اور حافظ ابوالقاسم الکافی "السنۃ" میں بروایت جبر بن نصر صانع روایت کرتے ہیں کہ انھوں نے کہا میرے والد نماز جنازہ پڑھنے کے بہت حراص تھے، لیکن انھوں نے بتایا کہ اے فرزند! ایک مرتبہ میں ایک جنازہ میں شریک تھا، جب لوگ لجا کر دفن کرنے کے لیے قبر میں دو شخصوں نے آتارا، تو ایک تو نکل آیا، دوسرا رہ گیا۔ لوگوں نے قبر میں مٹی ڈالنی شروع کر دی۔ اس پر میں نے کہا، اے لوگو! مردہ کے ساتھ زندہ کو بھی دفن کر رہے ہو؟ لوگوں نے پوچھا، کیا کوئی یہاں ہے؟ میں نے کہا شاید کہ نکل گیا ہو، کیونکہ میں نے دُک کو داخل ہونے اور ایک کو نکلتے دیکھا ہے۔ اسکے بعد میں برابر بیچین رہا، یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے اُسے منکشف فرما دیا جو میں نے دیکھا۔ میں نے قبر کے پاس آکر دس مرتبہ سورۃ یس اور سورۃ تبارک الملک پڑھی، اور رو کر بارگاہ حق میں دُعا کی کہ اے رب! جو میں نے دیکھا

غير المجبوسة فتلاقى وتزاور وتتذكر ما كان منها في الدنيا وما يكون
 من اهل الدنيا فتكون كل روح مع رفيقها الذي هو مثل عملها وروح نبينا
 محمد صلى الله عليه وسلم في الرفيق الاعلى قال الله تعالى وَمَنْ يُطِيعِ اللَّهَ وَالرَّسُولَ
 فَأُولَئِكَ مَعَ الَّذِينَ أَنْعَمَ اللَّهُ عَلَيْهِمْ مِنَ النَّبِيِّينَ وَالْقِدِّيسِينَ وَالشَّهَدَاءِ
 وَالْقَالِحِينَ وَحَسُنَ أُولَئِكَ رَفِيقًا وهذه المعية ثابتة في الدنيا وفي دار البرزخ
 وفي الجزاء والمرء مع من احب في الدورات الثلاثة، قال السلفي عود الروح الى الجسد
 في القبر ثابت على الصحيح لمجيع الموتى وانما الخلاف في استمرارها في البدن وهو
 ان البدن يصير جأها كحالته في الدنيا او جأ بدنها وهي حيث يشاء الله فلو
 ملازمة الحياة للروح امر عاوى لا عقل هذا وان البدن يصير بها حياً
 كحالته في الدنيا بما يجوده العقل فان صح به سمع اتبع وقد ذكره جماعة من العلماء
 وشهد له صلوة موسى في قبره فلا تستدعي جسداً جأ ولكن تلك الصفات
 المذكورة في الانبياء ليلة الاسراء وكلها صفات لا اجساد ولا يلزم من كونها
 حياة حقيقة ان تكون الابدان معها كما في الدنيا من الاحتياج الى الطعام والشراب
 وغير ذلك من صفات الاجسام التي نشاهد هابل يكون لها حكم اخر واما الاول
 كالعلم والسمع فلا شك ان ذلك ثابت لمجيع الموتى هذا كلام الشيبكي،
 قال الياقبي مذهب اهل السنة ان ارواح الموتى تزور في بعض الاوقات من عليين
 او من سجين الى اجسادهم في قبورهم عند ارادة الله تعالى خصوصاً ليلة الجمعة
 ويجلسون ويتحدثون وينعم اهل النعيم ويعذب اهل العذاب ما دام في
 عليين او سجين وفي القبر ليشترك الروح والجسد -

ذكر علم الموتى بزوارهم والنسب لهم

اخرج ابن ابى الدنيا في كتاب المغتوب عن عائشة قالت قال رسول الله

اسے مجھ پر واضح فرما دے، کیونکہ میں اپنی عقل و ذہانت پر خوف زدہ ہوں، اسوقت قبر بیٹھی اور ایک شخص لکل کر میرے سامنے جانے لگا، اس سے کہا اس شخص نے اپنے معبود کی قسم ہے، میرے سوال کا جواب دیتا جا! مگر اس نے میری طرف الفا نہ کیا۔ پھر میں نے اس سے دوبارہ اور سہ بارہ کہا، تو وہ میری طرف متوجہ ہوا، اس نے کہا: تم قصر صالح ہو، میں نے کہا: ہاں! اس نے کہا: تم نے مجھے پہچانا میں کون ہوں؟ میں نے کہا: نہیں! اس نے کہا: ہم ملائکہ رحمت ہیں کے دو فرشتے ہیں، جنہیں اہل سنت پر مقرر کیا گیا ہے۔ جب لوگ مردہ کو قبر میں اتارتے ہیں، تو ہم بھی اتر جاتے ہیں، تاکہ ہم مردہ کی تلقین کریں۔ اسکے بعد وہ روپوش ہو گیا۔

امام یافعی "روض الریاحین" میں حضرت شقیق بلخی سے نقل کرتے ہیں **حکایت** کہ انھوں نے فرمایا، مہینے قبر کی رخی کی دعا مانگی، تو اسے مہینے رات کی لغلی نمازوں میں پایا، اور منکر و نکیر کے جواب کی دعا مانگی، تو اسے مہینے قرأت قرآن میں پایا، اور بل صراط پر گزرنے کی دعا مانگی، تو اسے مہینے روزے اور صدقات میں پایا، اور مہینے یوم حساب سایہ کی دعا مانگی، تو اسے مہینے گوشہ نشینی میں پایا۔

اور امام ترمذی نے بسند حسن، امام امام بیہقی نے بروایت سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کیا کہ فرمایا، ہر وہ مسلمان مرد یا عورت جو جمعہ کی رات یا دن میں مرے، اس سے عذاب قبر اور فتنہ قبر دور کر دیا جاتا ہے اور وہ اللہ تعالیٰ کے دیدار سے مشرف ہوتا ہے، اور ہر روز قیامت اس حال میں اٹھتا کہ اس کے ساتھ گواہ ہونگے جو اس کی گواہی دیں گے۔

اور احادیث گریہ اور نفوس علماء میں سوال قبر نیز ایک جماعت کا استفتاء وارو ہے۔ اس جماعت مستثنیٰ میں سے شہداء، صدیقین، مجاہدین، صلحاء اور ایک ارجح قول کے مطابق خود و سال بچے بھی ہیں۔

صلى الله عليه وسلم ما من رجل يزواخه ويحس عند الاستئناس به ورد عليه شيء يقوم، وأخرج البيهقي في الشعب عن أبي هريرة قال إذا مر رجل بقبر يعرفه فسلم عليه رد عليه السلام، وأخرج ابن عبد البر في الاستبصار والنهيد عن زرارة من كان يعرفه ويحبه في دار الدنيا، وأخرج ابن أبي الدنيا والبيهقي في الشعب عن محمد بن واسع قال بلغني أن الموقل يعلمون بزوارهم يوم الجمعة ويوم قبله ويوم بعده، وأخرج الأضحاك قال من زار قبراً يوم السبت قبل طلوع الشمس علم الميت بزيارته قبل له وكيف ذلك قال لما كان يوم الجمعة قال ابن عباس قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم (١) في الحديث نقص لم يوجد بالأصل ما من أحد يمر بقبر أخيه المؤمن كان يعرفه في الدنيا فسلم عليه ألفه ورد عليه السلام صحبه عبد الحق، وأخرج الصابوني في المائتين عن أبي هريرة مرفوعاً في الأربعين الطائفة تسمى عن النبي صلى الله عليه وسلم أنه قال النس ما يكون الميت في قبره إذا (١) ابن القيم الرخاويث والآثار تنزل على الزائر متى جاء علم به الميت وسمع سلامه والنس به ورد عليه ولهذا إمام في حق الشهيد أنه غارهم فإنه لا يوق وهو أصح من أثر الأضحاك الدال على التوقيت قال قد شرح صلى الله عليه وسلم لأمته أن يسلموا على أهل القبور سلام من مخاطبون من يسلم ويعقل -

ذكر مقر الأرواح

أخرج مسلم عن ابن مسعود قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم إذا لم الشهيد أعرف في حواصل طير خضر تسرح في الجنة حيث شاءت ثم تأوى إلى قناديل تحت العرش، وأخرج أحمد والبوداءة والحاكم والبيهقي في الشعب عن ابن عباس أن النبي صلى الله عليه وآله وسلم قال لما أصيب أصحابكم

مومن کی قبر میں عذاب پہنچنے کا بیان

امام بیہقی، ابن ابی الدنیا بروایت سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، قبر جنّت کے باغوں میں کی ایک کیاری ہے جہنم کے گڑھوں میں سے ایک گڑھا۔ امام ترمذی نے اسی حدیث کی مثل حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے نقل کیا۔ اور طبرانی نے "اوسط" حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے اسی کی مثل نقل کیا۔

اور امام احمد و نسائی اور ابن ماجہ نے بروایت سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما نقل کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جب انسان اپنی پیدائش کے مقام کے سوا میں مرنے لے تو اُس سے اُس کی پیدائش اور مرنے کے مقام کے درمیانی فاصلہ کو کشادہ کر دیا جاتا ہے۔

اور ابن مندہ بروایت سیدنا ابن مسعود رضی اللہ عنہ نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اللہ تعالیٰ بندہ پر بہت زیادہ رحم فرماتا ہے جبکہ اُسے قبر میں دفن کر دیا جاتا ہے۔

اور دہلی نقل کرتے ہیں کہ مُردہ کے لیے اُس کی قبر اُس کے گھر والوں تک کشادہ کر دی جاتی ہے۔

اور ابن مندہ بروایت سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے ہیں کہ مومن کی قبر سبزہ زار باغیچہ ہے اور مُسرت کے ساتھ اُس کی قبر شتر گز کشادہ ہو جاتی ہے، اور اُس کی قبر چودھویں رات کی روشنی کی مانند منور ہو جاتی ہے۔

اور دہلی بروایت سیدنا عائشہ رضی اللہ عنہا نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، میں اُمید رکھتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ بندہ کے ساتھ بہت کچھ

بأحد جعل الله ارواحهم في حواصل طيور خضر تدور انهار الجنة وتأكل من
 ثمارها وتأوى الى قناديل من ذهب معلقة في ظل العرش، وأخرج احمد
 وعبد ابن حميد وابن ابى شيبة في مسانيدهم والطبراني في الشعب بسند
 حسن عن ابن عباس رضي الله عنهما قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم
 الشهيد آء على بارق نهر بآب الجنة في قبة خضر آء يخرج اليهم رزقهم
 من الجنة بكرة وعشيرة، وأخرج هناد بن السري في كتاب الزهد وابن
 ابى شيبة عن ابى ابن كعب قال الشهيد آء في قباب في رياض الجنة يعث
 اليهم ثور وخوت فيعتركان بها فاذا احتاجوا الى شئ عقرا احدهما صاحبه
 فيأكلون منه فيجدون فيه طعم كل شئ في الجنة، وأخرج البخاري عن انس
 ان حارثة لما قتل قالت امه يا رسول الله قد علمت منزل حارثة فان يكن
 في الجنة اصبر وان يكن غير ذلك ترى ما اصنع قال رسول الله صلى الله عليه
 وسلم انها جنات كثيرة والله في الفردوس الاعلى، وأخرج مالك في الموطأ
 والنسائي بسند صحيح عن كعب بن مالك ان رسول الله صلى الله عليه وسلم
 قال انما نسمة المؤمن طائر يتعلق في شجر الجنة حتى يرجعه الله الى جسده
 يوم يبعثه، وأخرج احمد والطبراني بسند صحيح عن أم هانئ عا أنها سألت
 رسول الله صلى الله عليه وسلم عن التزاوير اذا امتأوا بر بعضنا بعضا قال رسول الله
 صلى الله عليه وسلم يكون بالعم طائر يتعلق بالشجر حتى اذا كان يوم القيامة
 دخلت كل نفس في جسدها، وأخرج ابن سعد في الطبقات من طريق محمود
 عن لبيد عن ام بشير بن البراء أنها قالت لو رسول الله صلى الله عليه وسلم
 كيف يتعازف الموتى قال يرقب ذلك النفس الطيبة طير خضر في الجنة
 فان كان الطير يتعارفون في رعو وس الشجر فانهم يتعارفون، وأخرج ابن قتيبة
 والطبراني والبيهقي في الشعب بسند حسن عن حمزة بن مالك بن حسن

کرم فرمائے گا جبکہ اسے قبر میں رکھ دیا جائے۔

افندیٰ الفردوس میں بروایت ابن عباس رضی اللہ عنہما نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جب عالم مرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے علم کو اس کی قبر میں ایک صورت بنا کر بھیجتا ہے، پھر وہ قیامت تک اس سے آفت و محبت رکھتا ہے اور اس سے حشرات الارض (سانپ بچھو وغیرہ موذی جانوروں) کو ڈر رکھتا ہے۔

اور امام احمد الزہدیٰ میں روایت کرتے ہیں کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے وحی فرمائی کہ تم بھلائی کی تعلیم دو اور لوگوں کو سکھاؤ، کیونکہ میں علم کو سکھایا تو اسے اور علم سیکھنے والے، دونوں کی قبروں کو منور کروں گا، یہاں تک کہ وہ اس جگہ حشرت میں نہ رہیں گے۔ اور ابن مندہ، ابن کمال سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جو اذیت رساں چیزوں کو لوگوں کی راہ سے ہٹا نہ اسے اللہ تعالیٰ کا ذمہ کرم ہے کہ اسے عذاب قبر سے محفوظ رکھے۔

حکایت امام یافعی "روض الریاحین" میں ایک بزرگ ولی کی حکایت نقل کرتے ہیں کہ کہا میں نے اللہ تعالیٰ سے دعا کی کہ مجھے اہل مغایر کے مقامات کو دکھاوے۔ چنانچہ ایک رات میں قبرستان میں تخت پر سو رہا تھا کہ قبریں بھٹیں، ان میں سے کچھ لوگ روتے ہوئے، اور کچھ لوگ ہنستے ہوئے برآمد ہوئے۔ میں نے عرض کیا اے مولیٰ! اگر تو چاہتا تو ان سب کو اپنے کرم سے برابر کر دیتا؟ اس وقت کسی منادی نے کہا، اے فلاں شخص یہ اہل قبور کے احوال اُنکے اعمال کے مطابق ہیں، ان میں جو عمدہ لباس پہنے ہیں، وہ پاکیزہ خصلت کے ہیں، اور جو حریر و بیاج میں ملبوس ہیں وہ شہدار ہیں، اور جو خوشبو دار لباس میں ہیں، وہ روزہ دار ہیں۔ اور جو اصحاب ہر (اہل معرفت) ہیں وہ اللہ تعالیٰ کے سراپردہ میں ہیں۔ اور جو رونے والے ہیں وہ گناہگار ہیں۔ امام یافعی فرماتے ہیں کہ مردہ کو اچھی حالت میں دیکھنا، یا بُری حالت میں دیکھنا، یہ ایک

قال لما حضرت كعباً الوفاة انتبه ام لبشر ابن البراءة قالت يا ابا عبد الرحمن
ان لقيت فلانا فاقم له منى السلام قال لها يغضب الله لك يا ام لبشر نحن اشغل
من ذلك فقالت اما سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول ان
نسمة المؤمن تسرح من الجنة حيث شاءت ونسمة الكافر في سبعين سجة
قال بلى قالت فهو ذلك، واخرج الطبراني في معراج السالكين عن ابن جبير قال
سألت النبي صلى الله عليه وسلم عن ارواح المؤمنين فقال في حواصل
طير خضر تسرح في الجنة حيث شاءت قالوا يا رسول الله وارواح الكفار
قال محبوسة في سبعين، واخرج ابن ابى الدنيا في كتاب المنايا والبيهقي
في الشعب عن سعيد بن المسيب ان سلمان الفارسي وعبد الله بن سلام النخعي
فقال احدهما لصاحبه ان لقيت ربك قبلي فاخبرني بما ذا لقيت فقال وتلقى الاحياء
والاموات قال نعم اما المؤمنون قال ارواحهم في الجنة تذهب حيث شاءت
واخرج الطبراني والبيهقي في الشعب عن عبد الله بن عمرو قال ارواح المؤمنين
كالطير تأكل من ثمر الجنة، واخبره ابن مند، مرفوعاً، واخرج ابن ابى شيبة
والبيهقي في الشعب عن طريق ابن عباس عن كعب قال جنة المأوى فيها طير خضر ترفع
فيها ارواح المؤمنين الشهيد او تسرح في الجنة وارواح ال فرعون في اجواف طير سود
وعلى النار تغل وتروح وان اطفال المؤمنين في عصافير في الجنة، واخرج صناد
بن السمرى في الزهد عن هناد قال ان ارواح ال فرعون في اجواف طير سود
تروح وتغل وعلى النار وارواح الشهيد او في اجواف طير خضر واولاد المسلمين
الذين لم يبلغوا الحلم في عصافير من عصافير الجنة تروح وتروح، واخرج
ابن المبارك عن عمر قال ارواح المؤمنين في صور طير وهي في ظل العرش وارواح
الكافر في الارض السابعة، واخرج ابن ابى حاتم عن مروي في تفسيرها
والبيهقي في طائفة النبوة عن ابى سعيد الخدري رضى الله عنه عن النبي صلى الله عليه وسلم

قسم کا کشف ہے، جسے اللہ تعالیٰ بشارت کے لیے یا نصحت کے لیے یا نصیحت کی مصلحت کے لیے ظاہر فرماتا ہے۔ یہ یا تو بھلائی کی نشانی کے لیے ہوتا ہے یا دین کو پورا کرنے کے لیے ہوتا ہے۔ انکے سوا اور بھی اغراض ہیں۔ پھر یہ کہ یہ روایت بھی خواب میں ہوتی ہے اور یہ زیادہ ہے۔ اور کبھی یہ اس میں ہوتی ہے، یہ اولیا و اور اصحاب احوال کی کرامتوں میں سے ہے۔ فرماتے ہیں کہ ”کفایۃ المعتقد“ میں بعض برگزیدہ بزرگوں سے معلوم ہوا ہے کہ وہ بزرگ اپنے والد کی قبر پر بعض وقت آتے تو وہ ان سے باتیں کرتے تھے۔

حضرت لاکائی ”السنۃ“ میں اپنی سند کے ساتھ بروایت یحییٰ ابن یحییٰ نقل کرتے ہیں کہ کہا میں نے اس قبرستان کی بعض قبروں میں عجیب بات دیکھی ہے کہ کسی قبر سے مریض کے کراہنے کی اسی آواز سنتا ہوں، اور کسی قبر سے مؤذن کی اذان کی آواز سنتا ہوں، اور وہ اُس کی اذان کا جواب دیتے تھے۔

قبروں میں مردوں کا نماز پڑھنا

ابو نعیم الحلیہ میں حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے نقل کرتے ہیں کہ انھوں نے فرمایا قسم ہے اُس ذات کی جسکے سوا کوئی معبود نہیں! جب میں نے حضرت ثابت البنانی رحمہ اللہ کو انکی قبر میں داخل کیا، اور میرے ساتھ حمید الطویل تھے، پھر جب ہم کئی اینٹیں قبر پر چڑھ چکے تو وہ گھر ٹپس، اُس وقت میں نے دیکھا کہ وہ اپنی قبر میں نماز پڑھ رہے تھے۔ وہ ہمیشہ اپنی زندگی میں دعا مانگا کرتے تھے کہ اے خدا اگر تو مجھے قبر میں کچھ عطا فرمائے تو مجھے اپنی قبر میں نماز پڑھنے کی عادت عطا فرما، چنانچہ اللہ تعالیٰ نے انکی دعا قبول فرما کر یہ فیصلہ انھیں عطا فرمادی

قبروں میں مردوں کا قرأت کرنا

امام ترمذی اور امام بیہقی نے ابن ماجہ، سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت فرمائی کہ

قال انتيت بالعراج الذي تخرج عليه ارواح بني ادم فلم ير الخلائق احسن من
المعراج الذي يراه الميت حين يشق بصوره الى السموات ذلك عجيبة فصعد
انا وجابر لي فاستفتح باب السماء فاذا انا بادم تعرض عليه ارواح ذريته المؤمنين
فيقول روح طيبة ونفس طيبة اجعلوها في عليين ثم تعرض عليه ارواح ذريته
الفاقر فيقول روح خبيثة ونفس خبيثة اجعلوها في سجين، واخرج البويعيم يسند
ضعيف عن ابي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان ارواح المؤمنين
في السماء السابعة ينظرون الى منازلهم في الجنة، واخرج التميمي في الحليمة عن وهب
بن منبه قال ان الله في السماء السابعة دارا يقال لها البيضاء تجتمع فيها ارواح
المؤمنين فلا مات من اهل الدنيا احد تلقته الارواح اياها لونه عن اخبار الدنيا
كما يسأل الغائب عن اهله اذا قدم عليهم، واخرج سعيد بن منصور عن ابن عمر انه
عزى اسماء بالنباهيد الله بن الزبير وجئته مملوكة فقال لا تخفي فان الارواح
عند الله في السماء وانما هي به جثة، واخرج المروزي في الجنائز عن عبد الله
بن الزبير عن العباس بن عبد المطلب قال ترفع ارواح المؤمنين الى جابر لي
فيقال ليت ولي هذه الى يوم القيامة، واخرج سعيد بن منصور عن ابن
عبد الرحمن قال لقي سلمان الفارسي عبد الله ابن سلام فقال له ان مت
قبلي فاخبرني بما تلقى وان مت قبلك اخبرتك قال وكيف وقد مت فقال ان
الروح اذا خرج من الجسد كان بين السماء والارض حتى يرجع الى جسده
واخرج جوير في تفسيره عن ابن عباس في قوله تعالى الله يتوفى الانفس حين
موتها والتي لم تمت في منامها فهمسك التي قضى عليها الموت ويرسل الاخرى
الى اجل مسمى قال سبب ممدود ما بين المشرق والمغرب بين السماء والارض
فارواح الموتى وارواح الاحياء الى ذلك السبب تتعلق النفس الميتة بالنفس
الحية فاذا اذن الحية بالانصراف الى جسدها لتكمل رزقها فامسكت

انہوں نے فرمایا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے کچھ صحابی ایک قبر پر بیٹھے ہوئے تھے، انہیں گمان بھی نہ تھا کہ یہاں قبر ہے، اچانک اُس میں سے کسی انسان کی شوریٰ ملک پر مرنے کی آواز آنے لگی، یہاں تک کہ اُس نے اُس شوریٰ کو ختم کر دیا، اسکے بعد وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوئے اور یہ واقعہ عرض کیا، آپ نے فرمایا، یہ شوریٰ روکنے والی اور نجات دینے والی ہے، یعنی عذاب قبر سے اُسے نجات دیتی ہے۔

ابوالقاسم سعدیؒ کتاب الافصح میں فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ تصدیق شدہ ہے کہ مردہ اپنی قبر میں تلاوت کرتا ہے، کیونکہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے اسکی خبر دی، اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اسکی تصدیق فرمائی۔

اور ابن مندہؒ حضرت طلحہ بن عبید اللہ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا مجھے جستجو کی کہ معلوم ہو جائے، مرنے کے بعد کیا ہوتا ہے۔ چنانچہ ایک رات میں حضرت عبداللہ بن عمرو بن حزم رضی اللہ عنہ کی قبر پر گزرا، تو قبر سے قرآن کریم کی تلاوت کی آواز میں نے سنی، وہ نہایت عمدہ طریق سے پڑھ رہے تھے، پھر میں نے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر اسکا تذکرہ کیا۔ فرمایا یہ اللہ کا بندہ ہے، کیا تمہیں معلوم نہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کی روحوں کو قبض فرما کر باقوت و بر جدگی قذیلوں میں رکھ کر جنت کے درمیان میں لٹکاتا ہے، پھر جب رات آتی ہے تو اللہ تعالیٰ انکی روحوں کو انکے جسموں کی طرف واپس کر دیتا ہے، اور وہ طلوع فجر تک وہاں رہتی ہیں، پھر جب فجر طلوع کر جاتی ہے، تو انہیں اپنی پہلی جگہ واپس کر دیتا ہے۔

ابو القیم الحلیہؒ میں ابراہیم بن عبد الصمد المہدی سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے کہا مجھے ان لوگوں نے بتایا ہے کہ جو صبح کے وقت قلعہ سے گزرتے ہیں کہ جب ہم حضرت ثابت البنانی رحمۃ اللہ علیہ کی قبر کے پاس سے گزرتے ہیں، تو قرأت قرآن کی آواز کو سنتے ہیں۔

اور ابن مندہؒ حضرت عکرمہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ حضور نے فرمایا

الميتة وأرسلت الأخرى في القردوس ولم يستند كولد من حديث أبي الدرداء
 ألميت إذا مات دبريه حول دأريه شعرا وحمل قبره سنة ثم يرفع المكان الذي
 تلقى فيه ارواح الأحياء والاموات، وأخرج ابن المبارك في الزهد
 عن سعيد بن المسيب عن سلمان الفارسي قال ارواح المؤمنين في برزخ
 من الأرض تذهب حيث شاءت والفس الكافرين في سجين وقال أبو القاسم
 البرزخ هو الحاجز بين الشقيين فكانه الدلو في الأرض بين الدنيا والآخرة
 وأخرج ابن أبي الدنيا عن مالك بن أنس قال بلغني أن ارواح المؤمنين مرسلة
 تذهب حيث شاءت، وأخرج المروزي في الجنائز وابن عساكر في تاريخه عن عبد
 بن عمر وقال ارواح الكفار تجمع بيروموت سبخة بحضرموت وأرواح المؤمنين تجمع
 بالحياتية، وأخرج ابن عساكر عن عمرو بن طلحة قال الجحيمية تجي إليها كل روح
 طيبة، وأخرج ابن أبي الدنيا عن علي بن أبي طالب رضي الله تعالى عنه قال ارواح
 المؤمنين في يئرزوم دار الكافرين في داو يقال له بيروموت، وأخرج الحاكم
 في المستدرک عن عبد الله بن عمرو قال ارواح المؤمنين تجمع باريحيا و
 ارواح المشركين تجمع بطافر من حضرموت، وأخرج ابن أبي الدنيا
 عن وهب بن منبه قال ارواح المؤمنين إذا قبضت ترفع إلى ملك يقال له
 رمائيل وهو خازن ارواح المؤمنين، وأخرج عن أبان بن تغلب عن رجل
 من أهل الكتاب قال الملك الذي على ارواح الكفار يقال له دوحه، وأخرج
 العقيلي عن كعب قال الحضرة على منبر من نور بين البحر الأعلى والبحر الأسفل و
 قد أموت نواب الأرض إن تسمع له وتطيع وتعرض عليه الارواح بكثرة و
 عشية هذا انجوع ما وقفنا عليه من الاحاديث والآثار في مقر الارواح وقد
 اختلفت أقوال العلماء فيه بحسب اختلاف هذه الآثار قال ابن قيم والتحقيق انه لا خلاف
 وان الارواح متفاوتة في مستقرها في البرزخ اعظم تفاوت ولا تأرض

قبر میں مومن کے لیے قرآن پاک لایا جاتا ہے کہ وہ اس میں پڑھے۔

اور ابن مندہ، عالم سقنی سے روایت کرتے ہیں کہ ہم نے کجھ میں ایک قبر کے لیے ایک گڑھا کھودا، تو اس میں ایک اور قبر نکلی، جس میں ایک بزرگ سبز تہ بند باندھے گرداگرد سبز تھا قبلہ تو بیٹھے تھے اور اس کے ایک گوشہ میں قرآن کریم تھا جس سے تلاوت کر رہے تھے۔

اور ابن مندہ، ابو نعیم شافعی پوری، قبر کھودنے والے سے روایت کرتے ہیں جو کہ بہت متقی و صالح تھا، وہ بیان کرتا ہے کہ میں نے قبر کے لیے گڑھا کھودا، تو ایک دوسری قبر برآمد ہو گئی، جب میں نے اس میں نظر ڈالی، تو میں نے دیکھا، ایک خوبصورت حسین نوجوان جس کے کپڑے نہایت عمدہ خوشبودار ہیں، بیٹھا ہوا ہے، اور اس کے ایک گوشہ میں ایک قرآن کریم نہایت خوش خط اس جیسا میں نے کبھی نہیں دیکھا لکھا ہے، اور وہ قرآن کریم کی تلاوت کر رہا، نوجوان نے میری طرف نظر اٹھا کر کہا، کیا قیامت قائم ہو گئی ہے؟ میں نے کہا۔ نہیں! اس نے کہا، میری اس جگہ مٹی ڈال دو۔ چنانچہ میں نے اس جگہ پر دوبارہ مٹی ڈال دی۔

اور حضرت سہیلی، بعض صحابہ سے ”دلائل النبوة“ میں نقل کرتے ہیں کہ انھوں نے وطن میں ایک قبر کھودی، تو اچانک ایک دریچہ (کھڑکی) نمودار ہو گیا، جس میں ایک شخص تخت پر بیٹھا ہوا ہے، آگے اس کے قرآن پاک ہے جسے وہ تلاوت کر رہا ہے، اور اس کے سامنے ایک سبز باغ ہے۔ اور یہ شخص غزوہ احد کا ایک شہید صحابی تھا، کیونکہ اس کے رخسار و چہرہ پر زخم کے نشان تھے۔ اس روایت کو ابن حبان اپنی تفسیر میں بھی لائے ہیں۔

امام یافعی رحمہ اللہ ”روض الریاحین“ میں ایک صالح کی حکایت **حکایت** نقل کرتے ہیں کہ میں نے ایک بندہ کے لیے قبر کھودی اور حد تیار کی، ابھی میں وہیں تھا کہ اچانک براہرگی قبر سے ایک اینٹ گری، جب میں نے اُدھر نظر ڈالی تو ایک شخص کو قبر میں بیٹھے ہوئے دیکھا، اور اس کے جسم پر بہترین شفاف سفید کپڑے تھے،

بين الدولة فان كلامتها واراد على فارق من الناس بحسب درجاتهم قال وعلى كل تقدير فالروح بالبدن اتصال بحيث يصح ان تخاطب وليس له عليها ويعرض عليها مقعدا وغير ذلك مما ورد فان للروح شأن اخر فتكون في الرفيق الاعلى وهي متصلة بالبدن بحيث اذا سلم المسلم على صاحبه روعليه السلام وهي مكانها هناك وانما يأتي الغلط هنا من ثيما من الغائب على الشاهد فيعتقد ان الروح من حيث ما يعهد من الاجسام التي اذا بلغت مكانا لم يمكن ان تكون من غيرة وهذا خلط محض وقد رأى النبي صلى الله عليه وسلم ليلة الاسراء موسى قائما يصلي في قبورة ورأى في السماء السادسة والروح هناك كانت في مثال البدن لها اتصال بالبدن حيث يصلي في قبورة ويرد السلام فالروح ترد عليه وهو في الرفيق الاعلى ولا يتباين بين الامر من فان شأن الارواح غير شأن الابدان وقد مثل ذلك بعضهم بالشمس والسماء وشعاعها في الارض وقد قال صلى الله عليه وسلم من صلى على عند قبري سمعته وصلى نائيا بلغته هذا مع القطع بان روحه في عليين مع ارواح الانبياء وهو الرفيق الاعلى فثبت بهذا انه لا منافاة بين كون الروح في عليين او في حاجز بين السماء والارض او سجين ولها اتصال بالبدن بحيث يدركها لسمع ويصلي ويقرأ وانما يستغرب هذا لكون الشاهد الذي يروى ليس فيه ما يشابه هذا او امور الاخوة والبرزخ على نمط غير المألوف في الدنيا الى ان قلنا والحاصل انه ليس للارواح سعيدا وشقيها مستقروا احد وكلها على اختلاف محالها وساير مقارها لها اتصال بالاجساد في قبورها يحصل لها من النعيم او العذاب المقيم ما كتب وقال الحافظ ابن حجر ارواح المؤمنين في عليين وارواح الكافرين في سجين ولكل روح يحسد لها القول معنوي لا يشبه الاتصال في الحيوة الدنيا بل اشبه شئ به حال النائم وان كان هو اشد من حال النائم اتصالا قال ولهذا يجمع بين ما ورد ان مقرها في عليين

اور ایک سمت ایک صحف تھا، جو کہ سنہرے حروف سے مکتوب تھا، وہ اس میں سے تلاوت کر رہا تھا۔ اُس نے میری طرف نظر اٹھائی اور مجھ سے کہا، کیا قیامت قائم ہوگئی؟ میں نے کہا، نہیں؛ اُس نے کہا، خدا تمہیں سلامت رکھے، اینٹ کو اپنی جگہ لگا کر نہ بدو، تو میں نے بند کر دیا۔

امام یا فخری اسی کتاب میں فرماتے ہیں کہ قبر مسمومہ والوں میں سے ایک شخص شخص نے مجھ سے بیان کیا کہ ایک شخص نے قبر مسمومہ، تو اُس میں ایک شخص تخت پر بیٹھا ہوا دیکھا، اور اُس کے ہاتھ میں قرآن کریم تھا، وہ اُس سے تلاوت کر رہا تھا، اور اُس کے نیچے نہر جاری تھی۔ اُسے دیکھ کر وہ بیہوش ہو گیا، اور وہ شخص وہاں سے نکل کر کہیں چلا گیا، پھر کسی نے اُس کو نہ پایا۔ اور بیہوش شخص تین دن بعد بیدار ہو گیا

مومن کو قبر میں فرشتے قرآن سکھاتے ہیں

ابو الحسن ابن شبران "الفوائد" میں بطریق عطیہ عوفی، سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس نے قرآن کی تعلیم شروع کی، اور وہ مکمل کیے بغیر مر جائے، تو فرشتے اُسکی قبر میں آکر سکھائیں اور اللہ تعالیٰ القاء فرماتا ہے، یہاں تک کہ وہ تعلیم قرآن مکمل کر لیتا ہے۔

اور ابن ابی الدنیا، اور ابن مندہ، عطیہ عوفی سے روایت کرتے ہیں کہ مجھے حدیث پہنچی ہے کہ بندہ مومن جب اللہ تعالیٰ سے ملاقات کرتا ہے، اور اُس نے کتاب الہی کی تعلیم نہ پائی ہو، تو اُسے اللہ تعالیٰ اُسکی قبر میں سکھاتا ہے، اور اُسے اُس پر ثواب عطا فرماتا ہے ابن ابی الدنیا سیدنا الحسین رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ فرمایا مجھے حدیث پہنچی ہے کہ بندہ مومن جب مر جائے، اور وہ قرآن کو حفظ نہ کر سکے، تو ملائکہ حفظہ کو حکم فرماتا ہے کہ اُسے قبر میں قرآن حفظ کرائیں، یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ اُسے

او سجين او يثرو ما نقله ابن عبد البر عن الجمهور انهما عند افنية قبورها قال
 ومع ذلك فهي مملون لما في التصرف وتأوى الى محلاتها من عليين او سجين قال
 واذا نقل الميت من قبر الى قبر فالانصال المذكور مستمر وكذا اذا انقربت الاجزاء
 وقال صاحب الانصاح المنعم على جهات مختلفة منها ما هو طائر في اشجار مختلفة
 في الجنة ومنها ما هو في حواصل طيور خضراء ومنها ما هو في حواصل طيور كالزراير
 ومنها ما هو في اشجار الجنة ومنها ما هو في صور تخلق لهم من ثواب اعمالهم
 ومنها ما تسرح وتروى الى جثتها تنورها ومنها ما تسلق بالافاح المقبوضين ومنها
 ما هو في كفالة مساكين ومنها ما هو في كفالة ادم ومنها ما هو في كفالة ابراهيم
 قال القرطبي وهذا قول حسن يجمع الاخبار لثلاثة افعه وذكر البيهقي في
 كتاب عذاب القبر نحوه لما ذكر حديث ابن مسعود في ارواح الشهداء
 وحديث ابن عباس ثمانية افعه وحديث البخاري عن البراء قال لما توفي
 ابراهيم ابن النبي صلى الله عليه وسلم قال رسول الله صلى الله عليه وسلم
 ان له مرفعا في الجنة، ثم قال يحكيه عن رسول الله صلى الله عليه وسلم
 عن ابنه ابراهيم بان له يوضع في الجنة وهو مدفون بالبيع في قبره بالمدينة
 وقال الشعبي في بحر الكلام الارواح على اربعة وجوه ارواح الانبياء تخرج
 من جسد ها ولصير صورتها مثل المسك والكافور وتكون في الجنة تأكل
 وتشرب وتنعم وتأوى بالليل الى قناديل العرش وارواح المطيعين
 من الشهداء تخرج من جسد ها وتكون في اجواف طيور خضر في الجنة
 تأكل وتشرب وتنعم وتأوى الى قناديل معلقة تحت العرش وارواح
 الطالحين يرضى الجنة لا تأكل ولا تنعم ولكن تنطلق الى الجنة و
 ارواح العصاة من المؤمنين تكون بين السماء والارض في السور
 واما ارواح الكفار فهي في سجين في جوف طيور سود تحت الارض

حفاظ کے زمرہ میں اٹھاتا ہے۔

اور ابن ابی الدنیا یزید نقاشی سے روایت کرتے ہیں کہ مجھے حدیث پہنچی ہے کہ بندہ مومن جب مرجاتا ہے، اور حفظ قرآن کا کچھ حصہ تعلیم سے رہ جاتا ہے تو اللہ تعالیٰ ملائکہ محافظین کو حکم فرماتا ہے کہ بالقی حصہ کو قبر میں یاد کرائیں یہاں تک کہ قبر سے حافظ ہو کر اٹھے گا۔

مومن کو قبر میں لباس پہنانا

حضرت عبداللہ بن احمد بن حنبل "روائد الزہد" میں سیدنا عبادہ بن بشیر سے روایت کرتے ہیں کہ جب سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے وصل کا وقت آیا، تو آپ نے اپنی صاحبزادی سیدتنا عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا میرے ان دونوں کپڑوں کو دھو کر مجھے انہی کا کفن دینا، کیونکہ ابوبکر ان دو شخصوں میں سے ضرور ایک ہے، یا تو وہ (قبر میں) اچھے لباس پہننے کا مستحق ہے، یا برائی کی وجہ سے لباس اتروائے جانے کا مستحق ہے۔

اور ابن ابی الدنیا یحییٰ بن راشد سے روایت کرتے ہیں کہ سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے اپنی وصیت میں فرمایا کہ میرے کفن میں کفایت برتنا کیونکہ اگر میں اللہ کے نزدیک اچھا ہوں، تو میرے کفن کو اچھے لباس سے بدل دینا، اور اگر میں اسکے برعکس ہوں، تو اسے بھی اتار دینا اور سب کچھ لے لیا جائے گا، اور میری قبر بھی مختصر رکھنا، کیونکہ اگر میں اللہ کے نزدیک اچھا ہوں، تو میرے لیے قبر کو حد نظر تک وسیع فرما دینا، اور اگر میں اسکے برعکس ہوں، تو اسے مزید تنگ کر دے گا یہاں تک کہ میری پسلیاں ٹکنا چور ہو جائیں گی۔

سعید بن منصور اپنی "سکن" میں، اور ابن ابی شیبہ اپنی تصنیف میں،

السابعة وهي متصله بأجاءها فتعذب الارواح وتتألم الاجساد
منه كالشمس في السماء ونورها في الارض -

ذكر رضاع اطفال المؤمنين وحضانتهم

اخرج ابن ابي الدنيا في كتاب العري عن ابن عمر رضي الله عنهما
قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم كل مولود يولد في الاسلام فهو
في الجنة شبعان ريان يقول يا رب اورد علي ابوي، واخرج ابن ابي الدنيا
عن خالد بن معدان قال ان في الجنة شجرة يقال لها طوبى كلها ضروع
فمن مات من الصبيان الذين يرضعون رضع من تلك الشجرة وحاضنهم
خلل الرحمن عليه السلام، واخرج ابن ابي حاتم في تفسيره عن خالد بن الوليد
عن خالد بن ملكان قال ان في الجنة شجرة يقال لها طوبى كلها ضروع يرضع
منها صبيان اهل الجنة وان سقط المرأة يكون في نحر من انها الجنة يغلب
فيه حتى تقوم القيمة فيبعث ابن اربعين سنة، واخرج ابن ابي الدنيا في
العري عن عبيد الله بن عمير قال ان في الجنة شجرة لها ضروع كضروع
البقر يتغذي بها ولدان اهل الجنة، واخرج الامام احمد في مسنده
والحاكم في مسنده ركه وصححه البيهقي وابن ابي داود كلاهما في البعث
وابن ابي داود في العري من طريق الى هرويرة رضي الله تعالى عنه قال قال
رسول الله صلى الله عليه وسلم اولاد المؤمنين في الجنة يكفلهم ابراهيم
وساتة حتى يروهم الي ابيهم يوم القيمة والحمد لله رب العالمين

اور ابن ابی الدنیا و حاکم "الستریک" میں سیدنا خذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ انھوں نے فرمایا "میری موت کے وقت میرے لیے صرف دو کپڑے خریدنا، اس سے زائد تم پر لازم نہیں ہے، کیونکہ اگر تمہارا یہ دوست ابو صواب پر ہے، تو اللہ تعالیٰ ان دونوں سے بہتر لباس پہنا دے گا، ورنہ وہ ان دونوں کو بھی بہت جلد اتار دے گا۔"

ابن سعد "طبقات" میں، اور بیہقی بطریق سیدنا خذیفہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ انھوں نے اپنے انتقال کے وقت فرمایا، میرے لیے صرف دو سفید کپڑے خریدنا کیونکہ یہ دونوں کپڑے بہت قلیل مدت میرے اوپر رہیں گے، یہاں تک کہ ان دونوں کو اللہ تعالیٰ یا تو بہتر سے بدل دے گا، یا ان سے بدتر کے ساتھ بدل دے گا۔

اور سعید بن مسعود علیہ السلام بنت ابان بن حنیف بن عوفاری صحابی رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ وہ فرماتے ہیں کہ میرے والد نے یہاں وصیت کی تھی کہ تم میں مجھے کفن نہ دینا، فرماتی ہیں کہ رانگی وصیت کے برعکس تمہیں کفن دینا تو اُنکے وطن کر دینے کے دوسرے دن صبح کو اچانک ہم نے دیکھا کہ جس قمیض میں انھیں کفن دیا گیا تھا، وہ کھوٹی پر لٹکی ہوئی ہے۔

مومن کے لیے قبر میں بستر بچایا جانا!

ابن جریر، ابن ابی حاتم اور ابن المنذر اپنی اپنی تفسیروں میں "اور الوعیم" میں مجاہد سے تحت آیت کریمہ:-

فَلَا تَقْبِضُوا عَنْهُمْ حَتَّىٰ يَمُوتُوا ۖ فَنُقَبِّضُ لَهُمْ مِنْهُم مِّمَّا كَانُوا يَعْمَلُونَ

روایت کرتے ہیں کہ فرمایا اُن کی قبروں میں بستر کیا جائے گا۔

اور ابن المنذر اسی آیت کے تحت مجاہد سے نقل کرتے ہیں کہ فرمایا، اُنکے

آرام کی جگہ کو ہموار کیا جائے گا۔

اور ابن ابی الدنیا اور امام بیہقی، سیدنا ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ فرمایا، مومن کیلئے قبر میں کہا جائیگا کہ تجلہ عروسی کی مانند قبر کو آراستہ کر دو۔

قبروں میں مردوں کا باہم زیارت کرنا

امام ترمذی، ابن ماجہ، اور شعب الایمان میں امام بیہقی، ابی قتادہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جب کوئی تمہارا بھائی دنیا سے رخصت ہو، تو اسے عمدہ کفن دینا چاہیے، کیونکہ مردے قبروں میں باہم زیارت و ملاقات کرتے ہیں۔ امام بیہقی اسی روایت کو بیان کرنے کے بعد فرماتے ہیں کہ سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے کفن دینے کے بارے میں انکار ارشاد اور اس حدیث میں کوئی مخالفت نہیں ہے، کیونکہ ان کا قول مہلت اور پاگزری کے لیے ہے، یہ اس لیے ہے کہ آپ ایسے ہی ہیں جیسے کہ وہ ہمارے دیکھنے میں تھے، اور انکو اللہ تعالیٰ کیسا رکھنا چاہتا ہے، وہ اسی کے علم میں ہے، جیسا کہ شہداء کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا بَلْ أَحْيَاءُ عِنْدَ رَبِّهِمْ يُؤْذَنُونَ، یعنی بلکہ وہ زندہ ہیں اپنے رب کے پاس رزق دیئے جاتے ہیں۔ حالانکہ ہم نے ان شہداء کو دیکھا ہے کہ وہ خواب میں لت پت ہوتے ہیں، پھر وہ مقبوض ہو جاتے ہیں۔ ان کا یہ حال ہماری نظروں میں ہے، لیکن درپردہ ان کا حال ایسا ہوتا ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے انکی خبر دی، اور اگر وہ ہمارے دیکھنے میں ہی ویسے ہی ہوں جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے انکی خبر دی ہے تو یقیناً غیب پر ایمان اٹھ جائے۔ اور الحارث بن ابی اسامہ اپنی سند کے ساتھ حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، تم اپنے مردوں کو خوب اچھا کفن دو، کیونکہ وہ قبروں میں باہم ملاقات کے وقت اظہارِ فخر کرتے ہیں۔

اور ابن عدی "اکامل" میں مرفوعاً سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث کے مثل بیان کرتے ہیں۔

اور خطیب بغدادی "التاریخ" میں مرفوعاً حضرت انس کی حدیث کے مثل بیان کرتے ہیں۔

اور ابن ابی شیبہ "المصنف" میں ابن سیرین سے روایت کرتے ہیں کہ کہا عمارہ کفن کو محبوب رکھتے تھے، اور کہا جاتا ہے کہ مرقے اپنے کفوں میں باہم ملاقات کرتے ہیں۔ اور سلفی "الشیخۃ البغدادیہ" میں محمد بن سیرین سے روایت کرتے ہیں کہ فرمایا مستحب جانتے ہیں کہ کفن میں لغافہ اور تہبند ہو، اور فرمایا مردے قبروں میں باہم ملاقات کرتے ہیں۔

اور ابن ابی الدنیا "کتاب المقامات" میں مرسلہ ایسی سند کے ساتھ جس میں کوئی حرج نہیں ہے، راشد ابن سعید سے روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص کی بیوی فوت ہو گئی، خواب میں بہت سی عورتوں کو دیکھا، لیکن ان میں بیوی کو ان میں نہ دیکھا، تو اس نے ان سے اس کے بارے میں دریافت کیا، انہوں نے کہا چونکہ تم نے ان کو کفن دیا ہے اس لیے وہ ہمارے ساتھ نکلنے میں شرم محسوس کرتی ہے۔ پھر وہ شخص نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر آیا اور یہ حال بیان کیا۔ آپ نے فرمایا: دیکھو کوئی کفنہ شخص دنیا سے رخصت ہو نہیوالا ہے؟ تو ایک انصاری ملا جو قریب الموت تھا، اس نے اس سے اسکا تذکرہ کیا، تو اس انصاری نے کہا: اگر کوئی مردہ کو پہنچا سکتا ہے، تو میں پہنچا دوں گا۔ اسکے بعد اس انصاری کا انتقال ہو گیا۔ پھر وہ دو کپڑے زعفران میں رنگے ہوئے لایا اور ان دونوں کپڑوں کو انصاری کے کفن میں رکھ دیا۔ اس کے بعد جب رات آئی، تو اس نے عورتوں کو دیکھا، اور ان کے ساتھ اس کی بیوی بھی تھی، اور اس پر وہ ناز و رنگ کے کپڑے تھے۔

اخرج ابن جریر ان "کتاب الوصایا" میں قیس بن قبیصہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جو ایمان نہ لائے اُسے مردوں کے ساتھ گفتگو کرنے کی اجازت نہیں دی جاتی۔ کسی نے عرض کیا، یا رسول اللہ! کیا مرنے والے بھی گفتگو کرتے ہیں؟ فرمایا، ہاں! بلکہ باہم ملاقات بھی کرتے ہیں۔

ابن ابی الدنیا، سعید سے روایت کرتے ہیں کہ فرمایا مردہ کو جب قبر میں رکھا جاتا ہے تو اُس کے اہل و عیال، بچے رہنے والوں کی بابت پوچھتے ہیں کہ فلاں کیسا ہے؟ اور فلاں نے کیا کیا ہے؟۔ اور وہ مجاہد سے یہ بھی روایت کرتے ہیں کہ مرد و عورت کو قبر میں اُس کی صالح اولاد آسانی بہم پہنچاتی ہے۔

ابن قیم کہتے ہیں کہ ارواح کی دو قسمیں ہیں، ایک منعمہ دوسری معذبہ۔ لہذا جو روحیں عذاب والی ہیں انہیں باہم ملاقات و زیارت سے روک دیا جاتا ہے، اور جو روحیں نعمت والی ہیں، وہ آزاد و غیر مقید ہیں، چنانچہ وہ باہم ملاقات و زیارت کرتی ہیں، اور دنیا میں رہنے والوں کے احوال دریافت کرتی ہیں۔ لہذا ہر نعمت اپنے اُس رفیق کے ساتھ ہوتی ہے جو اُس کے عمل کے مطابق ہو۔ اور ہمارے نبی کریم محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی روح مبارک رفیقِ اعلیٰ (یعنی حق تعالیٰ) کے ساتھ ہے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے وَلَیْلِعِزَّ اللَّهُ وَالرَّسُولُ الْآئِیْمَةُ بِعِزِّهِمْ۔ اور جو اللہ اور اُس کے رسول کا حکم مانے، تو اُسے اُن کا ساتھ ملے گا جن پر اللہ نے فضل فرمایا یعنی انبیاء اور صدیقین اور شہداء اور نیک لوگ، یہ کیا ہی اچھے رفیق و ساتھی ہیں! اور یہ نعمت دنیا میں بھی ثابت ہے، اور عالمِ برزخ و آخرت میں بھی ہے۔ اور تیسرے عالم یعنی برزخ میں انہی اُسی کے ساتھ ہوتا ہے جس سے وہ محبت رکھتا ہے۔

سلفی رحمۃ اللہ فرماتے ہیں کہ قبر میں جسم کی طرف روح کا لوٹنا تمام مردوں کے لیے صحیح حدیث سے ثابت ہے۔ البتہ جسم میں روح کے ہمیشہ رہنے میں اختلاف ہے، آیا یہ کہ

مردہ کا بدن روح کی گستاخی طرح زندہ رہتا ہے جس طرح کہ دنیا میں ہے، یا یہ کہ اس کے بغیر یہ بات مثبت الہی پر موقوف ہے، وہ جس طرح چاہے رکھے، اس لیے کہ روح کی واسطے حیات کی پیوستگی امر عادی ہے نہ کہ عقلی۔ اور یہ بات کہ بدن روح کے ساتھ ویسے ہی حیات رکھے جیسے کہ دنیا میں ہے، تو یہ اس قبیل سے ہے جسے عقل جائز کہتی ہے۔ لہذا جو سنسے اگر وہ صحیح ہے تو ہم اتباع کرتے ہیں۔ اور وہ جو علما کی ایک جماعت نے بیان کیا ہے اور اسکی شہادت دی ہے کہ حضرت متوئی علیہ السلام اپنی قبر میں نماز پڑھ رہے تھے، تو یہ روایت اسکی مستدعی نہیں کہ جسم بھی زندہ ہو۔ اسی قبیل سے وہ صفات ہیں جو شب معراج انبیاء علیہم السلام کے بارے میں مذکور ہیں، تو یہ سب کے سب صفات ہیں نہ کہ اجسام۔ اور نہ اس سے یہ لازم آتا ہے کہ انکی حیات حقیقی ہے کہ وہ اپنے جسموں کے ساتھ ویسے ہی حیات رکھتے ہوں جیسے کہ دنیا میں تھے۔ ورنہ ہمارے مشاہدہ کی مطابق جسموں کیلئے جو کھانے پینے کی احتیاج ہے، وہ لازم آتی ہے۔ بلکہ انکا حکم دوسرا ہے۔ اب یہی پہلی بات مثلاً جاننا بچانا اور شدا وغیرہ تو اس میں شک نہیں کہ یہ تمام مردوں کیلئے نایاب ہے۔ یہ کلام مشکوک ہے۔ امام باقری رحمۃ اللہ فرماتے ہیں کہ اہل سنت کا مذہب یہ ہے کہ بعض وقتوں میں علیین یا سچین سے مردوں کی روحیں قبروں میں آنے جسموں کی طرف لوٹائی جاتی ہیں، اور یہ ارادہ الہی پر منحصر ہے۔ مثلاً جمعہ کی رات وغیرہ میں۔ اور مردوں کا بٹھانا، باتیں کرنا، نعمت والوں کو نعمتیں دینا، عذاب والوں کو عذاب دینا جیسا کہ وہ علیین یا سچین اور قبروں میں رہیں اور جسم و دونوں کے ساتھ مشترک ہے۔

مردوں کی زیارت کرنی والوں کو بچانا اور ان کے انفس و محبت رکھنا

ابن ابی الدنیا کتاب المغفون میں سیدتنا عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، کوئی مرد مسلم ایسا نہیں جسکی زیارت اسکا بچائی نہ کرے

وہ اُسکے پاس بیٹھا ہے اُس سے اُنس و محبت کرتا اور کھڑے ہو کر اُسے رخصت کرتا ہے۔
 ادا امام بیہقی شعب الایمان میں سینا البوریہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ
 فرمایا جب کوئی شخص کسی قبر کے قریب سے گزرتا ہے تو وہ اُسے پہچانتا ہے اور اُسکے سلام جواب
 دیتا ہے۔ ادا ابن عبد البر الاستدکار اور التہذیب میں زائد ہے روایت کرتے ہیں
 کہ جسے وہ دنیا میں پہچانتا اور محبت رکھتا تھا (اُسے قبر میں بھی) جانتا و پہچانتا ہے۔ ادا
 ابن ابی الدنیا ادا امام بیہقی شعب میں محمد بن واسع سے روایت کرتے ہیں کہ انھوں نے
 فرمایا مجھے حدیث پہنچی ہے کہ مرنے والے دن اور اس سے پہلے اور بعد والے دن میں اپنے
 زیارت کرنے والوں کو پہچانتے اور جانتے ہیں۔ اور فتوحات سے انھوں نے یہ بھی روایت کیا ہے
 کہ جس نے ہفتہ کے دن سو سو حج ٹکٹے سے پہلے کسی قبر کی زیارت کی، تو وہ مردہ اُسے جان
 لیتا ہے کسی نے اُن سے دریافت کیا، یہ کیسے؟ جواب دیا، اسلئے کہ یہ دن جمعہ کے قریب
 سینا ابی عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے
 کہ ہر مسلمان بھائی جب اپنے مسلمان بھائی کی قبر پر گزرتا ہے، اور وہ اُسے دنیا میں جانتا ہے
 تو جب وہ سلام کرتا ہے، تو اُسے سلام کا جواب دیتا اور پہچانتا ہے۔ عبد الحق نے اسکی تصحیح کی ہے
 اور ابی ابی "الما تین" میں سینا البوریہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے اور ابن الجین الطائیہ
 میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ فرمایا مردہ اپنی قبر میں اُس سے محبت و
 اُنس کرتا ہے جیسے وہ..... (یہاں اصل بیان ہے)۔ ابن قیم کہتے ہیں کہ اتفاقاً
 و آثار ایسے زائرین کے بارے میں مروی ہیں، جب وہ مردہ کے پاس آتے ہیں تو وہ انھیں
 جان لیتا ہے، اور اُنکے سلام کو سنتا، اُن سے محبت کرتا، اور اُنکے سلام کا جواب دیتا ہے
 یہ بات شیعہ اور عام مسلمانوں کے حق میں عام ہے، کیونکہ اسکی لیے کوئی وقت معین نہیں ہے۔
 کہتے ہیں کہ صحیح بات فتوحات کی حدیث ہے وقت معین کی دلالت ہے، وہ کہتے ہیں کہ نبی کریم
 صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی امت کیلئے مشروع فرمایا ہے کہ اہل قبور کو مخاطب کر کے انھیں سلام
 کہنا اور سنتے اور سمجھتے ہیں۔

روحوں کی جلنے اقامت

امام مسلم، سیدنا ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، شہداء کی روحیں سبز پرندہ کے قالب میں جنت میں جہاں چاہتی ہیں استرا کرتی ہیں، پھر وہ عرش کے نیچے قندیلوں میں ٹھہر جاتی ہیں۔ اور امام احمد ابوداؤد حاکم و بیہقی "اشعب" میں سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تمہارا کوئی دوست انتقال کرتا ہے، تو اللہ تعالیٰ انکی روحوں کو سبز پرندوں کے قالب میں جنت کی نہروں کی طرف لاتا ہے، اور وہ جنتی پھولوں کو کھاتی ہیں، پھر وہ زیر سایہ عرش، سونے کی قندیلوں میں آویزاں ہو جاتی ہیں۔

اور امام احمد، عبد بن حمید، اور ابن ابی شیبہ اپنی مسند میں، اور طبرانی "اشعب" میں ابن جبرین، سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، شہداء کی روحیں سبز پرندوں میں باب جنت سے اسکی نہروں میں جاتی ہیں وہاں سے صبح و شام اپنا رزق حاصل کرتی ہیں۔ اور ابن ابی سہری کتاب الزہد میں ابن ابی شیبہ، سیدنا ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ فرمایا، شہداء قبروں میں جنت کے باغوں میں ہوتے ہیں، انکی طرف نور اور حوت دھرتے ہیں، وہ انکے ساتھ کھیلے ہیں۔ پھر جب انھیں کسی چیز کی احتیاج ہوتی ہے، تو ایک دوسرے کی مدد کرتے ہیں اور وہ جنت میں سے کھاتے ہیں، اور وہ جنت میں ہر ذائقہ کی چیزیں پاتے ہیں۔

اور امام بخاری، سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت حارثہ جب شہید ہوئے تو انکی والدہ نے عرض کیا، یا رسول اللہ! حضور خوب جانتے ہیں اگر حارثہ کی اقامت جنت میں ہے، تو میں صبر کرتی ہوں، اور اگر اسکے سروا کہیں اٹھے تو فرما دیجئے میں کیا کروں؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، وہ بہت بڑے دائرہ باغوں میں، اور فرووس اعلیٰ میں ہیں۔ امام مالک نے مؤطا میں، اور نسائی نے

بسنہ صحیح سندناکوب بن مالک سے روایت کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
مسلمان کی روح پر زندگی شکل میں جنت کے درختوں میں آویزاں رہتی ہے یہاں تک کہ
اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اسے اسکے جسم کی طرف لوٹا کر اٹھائے۔ اور امام احمد
وطبرانی نے بسنہ صحیح ائمہ ہانی سے روایت کیا کہ انھوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
سے دریافت کیا کہ جب ہم عمر جائیں گے تو باہم ملاقات اور ایک دوسرے سے حسین سلوک کی
کیا صورت ہوگی؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، روحیں خوبصورت پرندوں
کی شکل میں درخت سے آویزاں ہوں گی، پھر جب قیامت قائم ہوگی، تو ہر روح اپنے
جسم میں داخل کر دی جائیگی۔۔۔۔۔ اور ابن سعد الطبقات میں بطریق محدود
لبید سے وہ ائمہ بشر بن برادر سے روایت کرتے ہیں کہ انھوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
سے دریافت کیا کہ مردے باہم کیسے تعارف کریں گے؟ فرمایا، یہ پاکیزہ جانیں، جنت میں سبز
پرندوں کی شکلوں میں ہوں گی، چونکہ پرندے درختوں پر ایک دوسرے کو پہچانتے ہیں
اسی طرح یہ جانیں بھی پہچانیں گی۔۔۔۔۔ اور ابن ماجہ، طبرانی، بیہقی، الشعب میں
بسنہ حسن حمزہ بن مالک بن حسن سے روایت کرتے ہیں کہ جب حضرت عتب کی وفات کا
وقت قریب آتا، تو ائمہ بشر بن برادر آگے پاس آئیں انھوں نے کہا، اے اباعبدالرحمن!
اگر تمہاری فلاں شخص سے ملاقات ہو، تو ان سے میل سلام کہنا۔ انھوں نے کہا، اے ائمہ! اللہ تعالیٰ
تمہاری تمہاری بخش فرمائے، ہمیں اس سے روک دیا گیا ہے۔ انھوں نے کہا،
کیا تم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد نہیں سنا کہ فرمایا، مؤمن کی روح
جنت میں جہاں چاہے استراحت کرے، اور کافروں میں سجن میں مقید ہے۔ انھوں نے کہا
ہاں! ائمہ بشر نے کہا یہ بھی ایسا ہی ہے۔۔۔۔۔ اور طبرانی "مراسل" میں محمود بن حبیب
روایت کرتے ہیں کہ انھوں نے کہا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مؤمنوں کی روحوں
کے بارے میں دریافت کیا، تو فرمایا سبز پرندوں کے قالب میں جنت کے اندر جہاں

چاہیں استراحت کریں۔ پھر دریافت کیا کہ یا رسول اللہ! کافروں کی روحوں کا کیا حال ہوگا؟ فرمایا وہ تجھ میں مقید ہو گئی۔ — اور ابن ابی الدنیا "المنامات" میں اور امام بیہقی "الشعب" میں، سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت سلمان فارسی اور عبداللہ بن سلام دونوں ملے، تو ایک نے دوسرے سے کہا کہ اگر تینے مجھ سے پہلے اپنے رب سے ملاقات کی، تو مجھے خبر دینا کہ کس طرح ملاقات ہوئی؟ تو انہوں نے کہا: کیا زندے اور مردے ملاقات کر سکتے ہیں؟ فرمایا ہاں! کیونکہ مومنوں کی روحوں جنت میں جہاں چاہیں جا سکتی ہیں۔ — اور طبرانی "مہتمی" "الشعب" میں حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ فرمایا، مومنوں کی روحوں زرا تیر کی مانند جنتی پھل کھاتی ہیں۔ — اور ابن مندہ مرفوعاً اور ابن ابی شیبہ بیہقی "الشعب" میں بطریق ابن عباس، حضرت کعب رضی اللہ عنہم سے روایت کرتے ہیں کہ فرمایا: اجنبۃ المادوی ہے، اُس میں مسلمان شہیدوں کی روحوں سبز پرندوں کی شکل میں اڑتی ہیں اور جنت میں استراحت کرتی ہیں۔ اور آل فرعون کی روحوں سیاہ پرندوں کے غل میں ہیں، اور آگ میں انکی غذا و مسکن ہے۔ اور مسلمان بچوں کی روحوں جنت میں چڑیوں کی طرح ہیں۔ — اور ہناد بن سمری "الزبد" میں ہذیل سے روایت کرتے ہیں کہ فرمایا، آل فرعون کی روحوں سیاہ پرندوں کے غل میں رہتی ہیں، اور آگ پران کا ٹھکانا ہے۔ اور شہیدوں کی روحوں سبز پرندوں کی شکل میں ہیں، اور سامانِ آل کے وہ بچے جو بلوغت کو نہیں پہنچے وہ چڑیوں کی صورت میں جنت کے اندر چھپاتے اور آرام پاتے ہیں۔ — اور ابن المبارک سیدنا عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ فرمایا، مومنوں کی روحوں عرش کے زیرِ سایہ سفید پرندوں کی صورت میں ہیں اور کافروں کی روحوں ساتوں زمین کے نیچے مقید ہیں۔ — اور ابن ابی حاتم، ابن مردویہ اپنی اپنی تفسیروں میں، اور امام بیہقی "دلائل النبوة" میں سیدنا ابوسعید خدری

رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، شبِ مہراج
مجھے بنی آدم کی روحوں کے مقامِ عروج پر پہنچایا گیا، اور کسی مخلوق نے اس مہراج کو
اس سے زیادہ حسین نہیں دیکھا جسے مروجہ اپنی آنکھ کے پھٹنے وقت آسمان کی طرف
نظر اٹھا کر دیکھتا ہے، اور اسے عجیب منظر نظر آتا ہے۔ پھر اس وقت میرے سامنے بنی آدم
میں سے اطلاقِ مومنین کی روحوں پیش ہوئیں، اور بتایا کہ یہ پاکیزہ روحوں اور انفس
جائیں ہیں انکا مسکن علیین ہے۔ پھر فاجروں کی فدیہ کی روحوں لائی گئیں
فرمایا یہ خبیث روحوں اور خبیث جائیں ہیں، انکو سجن میں مقید کیا گیا ہے۔
اور ابو نعیم بسیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے راوی کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، مسلمانوں کی روحوں ساتوں آسمانوں میں، جنت میں اپنی
اپنی جگہوں کو بکھیتی ہیں۔ ————— اور ابو نعیم «الحلیہ» میں وہب بن منبہ سے
راوی کہ فرمایا، اللہ تعالیٰ نے ساتوں آسمان میں ایک گھر بنایا ہے، اسکا نام بیضا ہے
اس میں مسلمانوں کی روحوں جمع ہوتی ہیں۔ چنانچہ جب دنیا سے کوئی آدمی رخصت ہو کر
آتا ہے، تو وہ روحوں اس سے ملاقات کرتی ہیں، اور اس سے دنیا کی خبریں پوچھتی ہیں،
جب طرح غائب سے اسکے گھر والوں کا حال اسکے آنے پر پوچھتے ہیں۔ ————— اور سعید
بن منصور بسیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ انھوں نے اسما سے آنکے
فرزند عبد اللہ بن زبیر کے سولی دیئے جانے پر غزیت کی اور کہا، اے اسماء! تم غم نہ کرو کیونکہ
ادواح آسمان میں خدا کے قریب میں ہیں اور یہ جہم بھی۔ ————— اور مرزئی الجنازہ میں
بروایت عبد اللہ بن زبیر، حضرت عباس بن عبد المطلب سے روایت کرتے ہیں کہ فرمایا
مومنین کی روحوں جبریل علیہ السلام تک لپجائی جاتی ہیں، اور کہا جاتا ہے تم قیامت تک
اس جگہ کے مالک ہو۔ ————— اور سعید بن منصور، مغیرہ بن عبد الرحمن سے راوی کہ فرمایا
حضرت سلمان فارسی نے عبد اللہ بن سلام سے ملاقات کی، تو انھوں نے ان سے کہا

اگر تم مجھ سے پہلے وفات پا جاؤ، تو مجھے حتی تعالیٰ سے ملاقات کا حال بتانا، اور اگر میں
 تم سے پہلے وفات پا جاؤں، تو میں تمہیں بناؤں گا۔ فرمایا یہ کس طرح ملاقات ہوگی؟ فرمایا
 بلاشبہ رُوح جب اپنے جسم سے نکلتی ہے، تو آسمان و زمین کے درمیان ہوتی ہے یہاں تک
 کہ وہ اپنے جسم کی طرف لوٹتی ہے۔ اور جو میرا اپنی تفسیر میں آیت کریمہ اللہ یتوفی
 الانفس حین موتہا والیہ (نکلتا۔ نکوت ۱) تفسیر، (اللہ جانوں کو وفات دیتا ہے
 الکی موت کے وقت) اور جو نہ مرے انھیں اُنکے سوئے میں پھر جس پر موت کا حکم فرما دیا
 اُسے روک رکھتا ہے، اور دوسری ایک میعاد مقرر تک چھوڑ دیتا ہے، یعنی کے تحت حضرت
 ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ وہ فرماتے ہیں کہ عساری کا سبب
 مشرق و مغرب اور آسمان و زمین کے مابین ہے۔ لہذا افراد کی روحوں اور زندوں
 کی روحوں اس سبب تک مُردہ جان، زندہ جان کے ساتھ متعلق رہتی ہے۔ پھر جب
 اس زندہ کے لیے اپنے جسم کی طرف پلٹنے کی اجازت ملتی ہے، تو اپنے رزق کی تکمیل چاہتی ہے
 پس مُردہ شہر جاتا ہے، اوروں افراد میں مل جاتا ہے۔ اور اُنکے فرزند نے ابی الدرداء
 کی حدیث کی سند نہیں بیان کی، اس میں ہے کہ مُردہ جب خرجاتا ہے، تو اپنے گھر کے قریب
 ایک مہینہ یا اپنی قبر کے نزدیک ایک سال تک رُوح شہری رہتی ہے، اس کے بعد اس رُوح
 کو اُس مقام کی طرف ایجا یا جاتا ہے جہاں زندہ اور مُردہ کی روحوں ملاقات کرتی ہیں۔
 اور ابن المبارک "الزبد" میں بروایت سعید بن المسیب، حضرت سلمان فارسی
 رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ فرمایا، مسلمانوں کی روحوں عالم برزخ میں
 زمین میں جہاں چاہتی ہیں جاتی ہیں۔ اور کافروں کی روحوں سجدین میں مقید ہیں۔
 اور ابو القاسم فرماتے ہیں کہ دونوں جہانوں کے درمیان پرہ کا نام برزخ ہے
 انبی مراد زمین کی دنیا اور آخرت کا جہان ہے۔ اور ابن ابی الدیاء مالک ابن انس
 سے روایت فرمایا، مجھے حدیث پہنچی ہے کہ مسلمانوں کی روحوں جہاں چاہیں چلتی پھرتی ہیں۔

اور مولیٰ الجنان میں ابن عساکر اپنی تاریخ میں عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ فرمایا انفار کی روحیں برزخوت میں جمع ہوتی ہیں جو کہ حضرت موت کا ایک شرف و نفع ہے اور مؤمنین کی روحیں جہنم میں جمع ہوتی ہیں۔ اور ابن عساکر و عروہ بن رومی سے روایت کی کہ فرمایا جہنم میں ہر ایک پر روح الٰہی جاتی ہے۔ اور ابن ابی الدنیاسیہ ناعلیٰ بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ فرمایا مسلمانوں کی روحیں چاروں قسم ہیں، اور کافروں کی روحیں برزخوت کی راوی میں ہیں۔ اور حاکم المستدرک میں عبداللہ بن عمرو سے روایت کی کہ فرمایا مسلمانوں کی روحیں آریج میں جمع ہوتی ہیں، اور کافروں کی روحیں جہنموت کے ظرافت میں جمع ہوتی ہیں۔ اور ابن ابی الدنیاء و ہرب بن منبہ سے روایت کی کہ فرمایا مؤمنین کی روحیں اُس فرشتہ کی طرف لجائی جاتی ہیں جس کا نام ارواحِ امیل ہے اور وہ مسلمانوں کی روحوں کا خازن ہے۔ اور جوایت ابان بن ثعلب ایک اہل کتاب شخص سے روایت کی کہ وہ فرشتہ جو کافروں کی روحوں پر مقرر ہے اس کا نام "روحہ" ہے۔ اور عقیل کعب سے روایت کرتے ہیں کہ فرمایا "اخضر" بحر اعلیٰ اور بحر اسفل کے درمیان نورانی منبر پر ہیں، اور تمام زمین پر چلنے والے جانوروں کو حکم دیا گیا ہے کہ وہ انکی اطاعت و فرمانبرداری کریں، اور صبح و شام انکے سامنے رگوں کو پیش کیا جاتا ہے۔ یہ وہ احادیث و آثار ہیں جو ارواح کی جائے اقامت کے بارے میں ہمیں معلوم ہو سکی ہیں۔ ان آثار کے اختلاف کے بموجب علماء کے درمیان بھی اختلاف ہے۔ آئینِ قیم نے کہا ہے کہ عالم برزخ میں ارواح کی جائے اقامت میں بہت بڑا فرق و تفاوت ہے۔ اور دلائل کے درمیان کوئی تقاض نہیں ہے، کیونکہ ہر ایک کمال لوگوں کے مختلف فرقوں کی بناء پر باعتبار درجات و درجات گناہ ہے۔ انھوں نے کہا ہے کہ ہر تقدیر روح کا بدن سے متصل ہونا اس حیثیت سے صحیح ہے کہ وہ مخاطب کیے جانے، اُن پر سلام کہا جانا، اور اُن کا آخری مسکن سامنے لایا جاتا ہے۔ اسکے سوا اور بھی باتیں ہیں جو آثار میں وارد ہیں۔ پھر یہ بھی ہے کہ روح کی مختلف شاخیں ہیں۔ لہذا جو رفیقِ اعلیٰ میں ہے

وہ روح بدن سے اس حیثیت کے ساتھ متصل ہے کہ جب اُن پر سلام عرض کیا جاتا ہے تو وہ سلام کا جواب دیتے ہیں، یہ انکا اعزاز و اکرام ہے۔ اس جگہ پر یہ قیاس کرنا غلط ہے جو غائب کا حاضر نہ کیا جاتا ہے۔ چنانچہ یہ اعتقاد رکھتے ہیں کہ روح بحیثیت اسکے کہ وہ ان جسموں میں زمانہ گزارے جسکے لیے مکان کا ہونا ضروری ہے تو ممکن نہیں ہے کہ وہ ایک سو امین ہوسکے، حالانکہ یہ محض غلط ہے۔ بلاشبہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے نبی معراج حضرت موسیٰ علیہ السلام کو نماز پڑھتے ہوئے اپنی قبر میں کھڑے دیکھا، اور آپ نے جیسے آسمان پر بھی اُنکو ملاحظہ فرمایا، تو اُنکی روح وہاں مثالی بدن میں تھی، اور وہ اپنی قرآنہ میں اپنی روح کے اصلی بدن کے ساتھ نماز پڑھ رہے تھے، اور سلام کا جواب دے رہے تھے اور اس بدن میں روح والیس کر دی گئی تھی، کیونکہ وہ رفیقِ اعلیٰ میں ہیں۔ لہذا ان دونوں اہرہ میں کوئی تباہی اور مغایرت نہیں ہے، کیونکہ روح کی شان جسموں کی شان جُلا و شُخاف ہے۔ اور بعض علماء نے اسکی مثال آسمان میں سورج اور زمین پر اسکی شعاعوں کے ساتھ دی ہے۔ اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جو میرے روضۃ النور پر حاضر ہو کر درود بھیجتا ہے، اُسے میں خود سُنتا ہوں، اور جو دُور سے بھیجتا ہے اُسے میرے حضور پہنچایا جاتا ہے۔ یہ بات اس قطعیت کے ساتھ ہے کہ آپ کی روح مقرب علیین میں انبیاء علیہم السلام کی ارواح کے ساتھ رفیقِ اعلیٰ میں ہے۔ لہذا اس سے ثابت ہوا کہ روح کا علیین میں ہونا، یا آسمان وزمین کے درمیان مانع ہونا، یا بحجین میں ہونا، ان میں کوئی منافات نہیں ہے۔ اور روح کا بدن کے ساتھ اس حیثیت سے متصل ہونا کہ وہ اور اک کرے، شے، نماز پڑھے، اور قرأت کرے کچھ بعید نہیں ہے۔ باوجودیکہ یہ بات دنیاوی موجودگی میں غائب کے لیے دشوار ہے، دنیا میں اسکی مشابہت نہیں ہے، اور برزخی و آخروی امور اس پہنچ پر ہیں جو دنیاوی عادتوں کے برخلاف ہیں۔ انھوں نے ہائیک کہا کہ خلاصہ بحث یہ ہے کہ سعید و بد بخت روحوں کیلئے ایک مستقل ٹھکانا نہیں ہے

ہر ایک روح کا محل مختلف ہے اور ہر ایک کا قبروں میں اپنے جسم کے ساتھ اتصال و تعلق ہے۔ اسی لیے کوئی نعمتیں پاتا ہے اور کوئی دائمی عذاب میں مبتلا رہتا ہے جیسا کہ مرقوم ہے۔

اور حافظ ابن حجر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ مسلمانوں کی روحیں علیین میں ہیں اور کافروں کی روحیں سجدین میں ہیں، اور ہر روح کیلئے اپنے جسم کے ساتھ معنوی اتصال و قریب ہے اور دنیاوی حیات میں جیسا اتصال ہے یہ اس کے مشابہ نہیں ہے، بلکہ سونے والے کی حالت کے کچھ مشابہ ہے۔ اگرچہ سونے والے کی حالت سے زیادہ متصل ہے۔

فرماتے ہیں کہ اسی بنا پر مختلف روایتوں کے مابین جمع توفیق ممکن ہے، خواہ انکا ٹھکانا علیین میں ہو، یا سجدین، یا کئوئین اور وادی میں۔

اور وہ جواب ابن عبدالبر نے عبور سے نقل کیا ہے کہ ان کی فنا ہونے والی ہیں فرماتے ہیں کہ اس کے باوجود ان کے لیے تصرف میں اجازت ملی ہوئی ہے اور وہ علیین یا سجدین اپنے محل کی طرف لوٹتی ہیں اور فرماتے ہیں کہ جب میت کو ایک قبر سے دوسری قبر میں منتقل کرتے ہیں تو مذکورہ اتصال برقرار رہتا ہے۔ اسی طرح جب تمام اجزاء جدا جدا متفرق ہو جائیں تب بھی اتصال باقی رہتا ہے۔

صاحب الافلاح رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ منعم یعنی نعمت پانیا والوں کی مختلف چیزیں ہیں کچھ تو وہ ہیں جو جنت میں مختلف درختوں پر پھندوں کی شکل میں اڑنے والے ہیں، اور کچھ وہ ہیں جو سبز پھندوں کے قالب میں ہیں، اور کچھ وہ ہیں جو زاریر کی مانند پھندوں کے قالب میں ہیں، اور کچھ وہ ہیں جو جنت کے درختوں میں ہیں، اور کچھ وہ ہیں جو ان کے اعمال کے ثواب کے مطابق تخلیقی صورتوں میں ہیں، اور کچھ وہ ہیں جو استراحت بھی کرتی ہیں اور اپنے جنت کی طرف جا کر ان کو دیکھتی بھی ہیں، اور کچھ وہ ہیں جو مرنے والوں سے ملاقات کرتی ہیں، اور کچھ وہ ہیں جو میکائیل کی سپردگی میں ہیں، اور کچھ وہ ہیں جو حضرت آدم علیہ السلام کی سپردگی میں ہیں، اور کچھ وہ ہیں جو حضرت ابراہیم علیہ السلام کی سپردگی میں ہیں۔ امام قسطلی فرماتے ہیں کہ یہ قول احادیث کے جمع کرنے میں بہت اچھا ہے تاکہ اعتراضات دور ہو جائیں۔

اور امام بیہقی عذابِ قبر کے بیان میں، ارواحِ شہداء کے بارے میں حضرت ابن مسعودؓ کی حدیث، اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہم کی حدیث بیان کرنے کے بعد مذکورہ قول کو پہلا بقیہ بیان فرماتے ہیں۔ اسکے بعد بخاری کی حدیث جو براہ سے مروی ہے بیان کرنے کے بعد فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے فرزند حضرت ابراہیم رضی اللہ عنہ کا جب وصال ہوا تو آپ نے فرمایا کہ اُنکے لیے جنت میں ایک دُودھ پلانے والی ہے۔ اسکے بعد وہ کہتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ آپ کا فرزند ابراہیم جنت میں دُودھ پنی رہا ہے حالانکہ وہ مدینہ منورہ کے قبرستان بقیع میں مدفون ہیں۔

اور شعبی "مجر الکلام" میں فرماتے ہیں کہ ارواح کی چار قسمیں ہیں۔ ایک انبیاء کی روحیں ہیں، جو اُنکے جسموں سے نکل کر مشک و کافور کی مانند صورت اختیار کر لیتی ہیں، اور وہ جنت میں کھاتی پیتی نعمتیں حاصل کرتی ہیں اور رات کو عرش الہی کی قندیلوں میں ٹھہرتی ہیں۔ دوسری فرما تبار و شہداء کی روحیں ہیں، جو اپنے جسموں سے نکل کر جنت میں سبز پرندوں کی صورت میں کھاتی پیتی اور نعمتیں حاصل کرتی ہیں، اور رات کو عرش کے نیچے قندیلوں میں آویزاں ہو جاتی ہیں، تیسری اطاعت گزاروں کی روحیں ہیں، جو جنت کی دیواروں کے پاس رہتی ہیں نہ وہ کھاتی ہیں نہ پیتی ہیں اور نہ نعمتیں پاتی ہیں لیکن جنت میں چل پھر سکتی ہیں۔ چوتھی مسلمان گنہگاروں کی روحیں ہیں جو آسمان و زمین کے درمیان ہوا میں رہتی ہیں۔ لیکن کفار کی روحیں؛ تو وہ سجدین میں ساتوں زمین کے نیچے سیاہ پرندوں کے خول میں مقید ہیں، مگر اُن کا اپنے جسموں کے ساتھ تعلق رہتا ہے، اس لیے اُن کی روحیں عذابِ محسوس کرتی ہیں اور اُنکے جسم درد و تکلیف محسوس کرتے ہیں، جس طرح آسمان میں سورج ہے اور زمین میں اُس کی روشنی اور حرارت ہے۔

مسلمانوں کے بچوں کی نگہداشت اور انکی رضاحت

ابن ابی الدنیا "کتاب العری" میں سینا ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر بچہ اسلام پر پیدا ہوتا ہے، لہذا وہ جنت میں آئے اور تازہ ہے، وہ کہتا ہے، اے رب! میرے ماں باپ کو میری طرف لوٹا۔

ابو ابن ابی الدنیا، خالد بن ملک ان سے روایت کرتے ہیں کہ فرمایا جنت میں ایک درخت ہے جسکا نام طوبی ہے، جو سب کا سب پستان ہے، لہذا جو بچہ بچنے میں مرجاتا تو وہ بچہ اُس درخت کے پستان سے دودھ چوستا ہے اور خلیل الرحمن علیہ السلام اُسکی حضانت و نگہداشت فرماتے ہیں۔

اور ابن ابی حاتم اپنی تفسیر میں بروایت خالد بن ولید، خالد بن ملک ان روایت کرتے ہیں کہ فرمایا جنت میں ایک درخت ہے، جسکا نام طوبی ہے، وہ سب کا سب پستان ہے، اس سے جنتی بچے دودھ چوستے ہیں، اگرچہ عورت کے اسقاط کا بچہ ہو، اور جنتی نہروں میں کھیتے ہیں یہاں تک کہ قیامت قائم ہو جائے، تو انکو چالیز سال کی عمر میں مبعوث فرمائے گا۔

اور ابن ابی الدنیا "العری" میں عبد اللہ بن عمر سے روایت کرتے ہیں کہ فرمایا، جنت میں ایک درخت ہے جسکے پستان گائے کے پستان کی مانند ہیں، جنتی بچے اُس سے غذا حاصل کرتے ہیں اور امام احمد نے اپنی "مسند" میں، اور حاکم "المستدرک" میں روایت فرمائی۔ اور امام بیہقی و ابن ابی داؤد، دونوں نے "البعث" میں اسے صحیح کہا،

اور ابن ابی داؤد "العری" میں بروایت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، مسلمانوں کی اولاد جنت میں ہے، اور انکی کفالت حضرت ابراہیم علیہ السلام کرتے ہیں یہاں تک کہ قیامت کے دن انکو انکے والدین کو لوٹا دیا جائیگا۔ و الحمد للہ رب العالمین

۳۰۔ شوال المکرم ۱۳۸۷ھ۔ ۱۵۔ مارچ ۱۹۶۷ء یوم یکشنبہ

مَلَأَ الْعَالَمَ فَضِيحَةً عَلَى كُلِّ مَسِيرَةٍ وَمِثْلًا

اللَّهُ أَكْبَرُ

قِرَاءَةُ الْعَيْنِ

مَفْرَحُ الْقَلْبِ الْمَحْزُونِ

نَاشِئ

أَوَّلُهُ بِمَعْرِفَةِ سَوَادِ غُظَامِ حِكْمَتِ اللَّهِ